International Research Journal of Arabic and Islamic Studies, Vol.:04, Issue: 01, Jan-Jun 2024
pp:938 - 962

OPEN ACCESS
IRJAIS
ISSN (Online): 2789-4010
ISSN (Print): 2789-4002
www. irjais.com

حضرت یعقوب علیہ السلام کے اہل وعیال کا تذکرہ: قرآن، بائبل، اور تالمود کی روشنی میں

The Family of Prophet Yaʿqūb (Jacob) in the Light of the Quran, the Bible, and the Talmud

Muhammad Fiyaz Akram
BS in Islamic Studies, Institute of Islamic Studies,
University of the Punjab, Lahore, Pakistan.
Sheikh Muhammad Ali
BS in Islamic Studies, Institute of Islamic Studies,
University of the Punjab, Lahore, Pakistan.

Abstract

This study examines the family of Prophet Yaʿqūb (Jacob) by comparing accounts from the Quran, the Bible, and the Talmud. The first part focuses on Yaʿqūb's wives: Leah, Rachel, and their maidservants. In the Bible, only the marriage details are mentioned, lacking early life or birth details. The Bible's focus is spiritual guidance rather than historical details. Leah was married to Yaʿqūb through deception by her father, Laban, before he married Rachel, the one he loved, after serving Laban for another seven years. The Quran highlights the significance of the Children of Israel and urges them to fulfill their covenant with God, emphasizing divine blessings and the importance of remembrance and adherence to faith. The Talmudic accounts provide further details, especially regarding Joseph's (Yaʿqūb's son) experiences in Egypt. The Talmud describes Joseph's dreams, his brothers' jealousy, and his rise to power in Egypt. The differences and similarities among these texts are explored to provide a comprehensive understanding of Yaʿqūb's family.

Keywords: Prophet Yaʿqūb, Wives, Bible, Quran, Talmud

تعارف موضوع

یہ مطالعہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے اہل وعیال کی زندگی کو قرآن، بائبل، اور تالمود کی روشنی میں پیش کرتا ہے۔ پہلے حصے میں حضرت یعقوب کی ازواج کے بارے میں بات کی گئی ہے: راخل، لیاہ، اور ان کی لونڈیاں۔ بائبل میں ان کے ابتدائی حالات یا تاریخ پیدائش کا ذکر نہیں ملتا بلکہ صرف شادی کے واقعات کا ذکر ہوتا ہے، جو اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ کتاب مقدس کا مقصد روحانی ہدایت دینا ہے، نہ کہ تاریخی تفصیلات پیش کرنا۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے لابن کی بیٹی لیاہ سے دھوکے سے شادی کی، جب کہ اصل میں وہ راخل سے شادی کرنا چاہتے تھے۔ اس کے بعد حضرت یعقوب نے مزید سات سال خدمت کرکے راخل سے شادی کی۔ قرآن مجید میں بنی اسرائیل کو اللہ کے انعامات یاد دلائے گئے اور انہیں عہد

پورا کرنے کی تاکید کی گئی۔ تالمود میں حضرت یوسف کے واقعات کی تفصیلات بیان کی گئی ہیں، جس میں ان کے خواب، بھائیوں کی دشمنی، اور مصر میں ان کا عروج شامل ہے۔ اس مقالے میں ان متون کے مابین اختلافات اور مشترکات کو واضح کیا گیا ہے تاکہ حضرت یعقوب کے اہل وعیال کی زندگی کا جامع فہم فراہم کیا جا سکے۔

مبحث اوّل: حضرت یعقوب علیہ السلام کی ازواج کا تعارف

تعارف کے حوالے سے یاد رہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کی ازواج یعنی راخل، لیاہ اور ان کی دو لونڈیاں ان کے حوالے سے بائبل میں صرف ان کی شادی کا بیان ملتا ہے اور یہ بتایا گیا کہ ہے کہ جس طرح حضرت یعقوب علیہ السلام حاران میں آئے۔ حاران میں آنے کے بعد اپنے ماموں لابن سے معاہدہ طے کرتے ہیں۔ اس کا بیان ملتا ہے لیکن ان کے ابتدائی حالات اور ان کی تاریخ پیدائش کے حوالے سے بائبل خاموش ہے۔ کیونکہ ان کے ابتدائی حالات کو جان کر کوئی انسانی فائدہ ممکن نہیں ہے۔ لہٰذا بائبل کی اردو تفاسیر وغیرہ اور اسی طرح مغربی تاریخ دانوں کی کتب کا جائزہ لینے کے باوجود یہی پتہ چلتا ہے کہ چونکہ ان کی ابتدائی زندگیوں کے بارے میں جان کر انسانی زندگی کو کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا ہے لہٰذا اس طرح کے موضوعات کو زیر بحث لانا ضروری نہیں ہے۔ کیونکہ کتاب مقدس روحانی درجات کی ہے۔ اس میں یا تو حکم ہوگا یا پھر واقعات کا بیان کر کے کوئی نصیحت حاصل کرنا وغیرہ شامل ہے۔

لیاہ سے حضرت یعقوب علیہ السلام کی شادی

جب حضرت یعقوب علیہ السلام نے لابن نے کہا کہ چونکہ تو ہمارا رشتہ دار ہے تو کیا اس لیے لازم ہے کہ تو میری خدمت مفت کرے سو مجھے بتا تیری اجرت کیا ہوگی تو اس وقت لابن سے اس خواہش کا اظہار کیا کہ آپ کی دو بیٹیاں ہیں ان میں ایک کو مجھے نکاح میں دے دے اور اس پر جو مہر مقرر ہوگا اس کی مدت تک میں آپ کی خدمت کروں گا تو اس خدمت کے مقصد کو حصول کے لیے حضرت یعقوب علیہ السلام نے لابن کی بیٹی راخل سے شادی کی، جبکہ مدت پوری ہونے کے بعد یعقوب اپنے رشتہ داروں کو بلاتا ہے اور ان کی ضیافت کرتا ہے اور اپنی بیٹی کے ساتھ یعقوب کو خلوت بخش دیتا ہے جب صبح ہوتی ہے تو راخل کی بجائے یعقوت کی لیاہ سے شادی ہوتی ہے جس کو یعقوب نہ پسند کرتا ہے۔ اب اس کا اعتراض جب اس نے اٹھایا تو اسے بتایا گیا کہ ہمارے ہاں بڑی بیٹی کے ہوتے ہوئے چھوٹی کی شادی نہیں کی جاتی ہے تو اس طرح دھوکے سے یعقوب کے ساتھ لابن کی بڑی بیٹی لیاہ کی شادی کی جاتی ہے[1]۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کی راخل سے شادی

جب یعقوب کا لابن سے خدمت کا معاہدہ طے پاتا ہے تو وہ معاہدہ راخل کے عوض طے پاتا ہے جبکہ یعقوب سے دھوکے سے راخل کی بجائے لیاہ بیاہ دی جاتی ہے تو چونکہ یعقوب راخل کو پسند کرتا ہے تو یعقوب لابن سے اب راخل کا مطالبہ کرتا ہے تو راخل کے حوالے سے یعقوب کو یہ کہا جاتا ہے کہ اگر تم مزید سات برس خدمت کرو گے تو ہی آپ کی شادی راخل کے ساتھ کی جائے گی، جس پر یعقوب خوشی خوشی مان جاتا ہے اور اپنی خدمت کا عرصہ پورا کرنے کی کوشش میں لگ جاتا ہے۔ یاد رہے کہ جب یعقوب اپنے عرصے کو پورا کر رہا تھا تو اس دوران لیاہ اس کے ساتھ ہی تھی اور لیاہ کی جو ایک لونڈی تھی جو کہ لابن کی طرف سے خدمت میں وقت رہی تھی وہ بھی ان کی خدمت کے لیے حاضر تھی اور جیسے ہی یعقوب اپنے سات برس بورے کرتا ہے تو آپ کی شادی راخل کے ساتھ کرا دی جاتی ہے اور اس طرح یعقوب کی حاران کے اندر اپنے ماموں

کے گھر ہی دونوں شادی ہو جاتی ہیں اور اس طرح یعقوب حاران کے اندر اپنے ماموں کے ساتھ ہی رہتا ہے۔ ایک عرصے تک حاران میں ہی رہا[2]۔

راخل کی لونڈی بلہاہ سے شادی

جب راخل نے دیکھا کہ یعقوب سے اس کی اولاد نہیں ہوتی تو اس نے اپنی بہن پر رشک کیا اور یعقوب سے کہنے لگی کہ مجھے اولاد سے محروم رکھا تو میں مر جاؤں گی جس پر یعقوب نے قہر میں آکر کہا کہ میں خدا کی جگہ پر نہیں ہو سکتا جو آپ کو اولاد دوں تو اس پر راخل نے کہا کہ آپ اگر مجھے نہیں تو میری لونڈی بلہاہ آپ کے لیے حاضر ہے۔ آپ اس سے خلوت اختیار کر کے مجھے اولاد دیں تو اس طرح اولاد کے حصول کے لیے راخل اپنی لونڈی بلہاہ کو یعقوب کو عطیہ کر دیتی ہے اور جب یعقوب اس سے خلوت اختیار کرتے ہیں تو اس سے اولاد پیدا ہوتی ہے[3]۔

لیاہ کی لونڈی زلفہ سے شادی

جب لیاہ نے دیکھا کہ وہ جننے سے رہ گئی ہے تو اس نے اپنی لونڈی زلفہ کو لے کر یعقوب کو دیا کہ اس کی بیوی بنے اور اس طرح یعقوب کے عقد میں ان کی لونڈی آتی ہے جو کہ لیاہ کی ہوتی ہے اور مقصد اولاد کا حصول تھا۔ اس طرح یعقوب کی لیاہ اور راخل اور ان کی دو لونڈیوں سے شادی ہوتی ہے، آگے ان سے جو اولاد پیدا ہوئی وہ 12 بیٹے تھے، جن کا تعارف تفصیل سے اولاد کے تعارف کے بیان میں آئے گا[4]۔

ازواج کا تعارف قرآن کی روشنی میں

قرآن تاریخ کو محض تاریخ کے طور پر بیان نہیں کرتا بلکہ بطور عبرت اور نصیحت کے بیان کرتا ہے۔ اگر کوئی واقعہ بیان کیا ہے تو اس سے مقصود عبرت اور نصیحت ہے نہ کہ کسی شخصیت کو بطور فن کے طور پر بیان کیا گیا لہٰذا قرآن نے ان شخصیات کو موضوع بحث نہیں بنایا بلکہ تفاسیر میں ان کے صرف نام ملتے ہیں۔

مبحث دوم: قرآن مجید میں تذکرہ بنی اسرائیل

اولاد یعقوب کو خطاب، عہد و پیماں پورا کرنے کی ترغیب:

> یٰبنیْ اسْرآءیْل الذْکروْا نعْمتی الّتیْ انْعمْت علیْکمْ و اوْفوْا بعہْدیْ اوْف بعہْدکمْ
>
> یٰبنیْ اسْرآءیْل اذْکروْا نعْمتی الّتی الّتیْ انْعمْت علیْکمْ و انیْ فضّلْتکمْ علی الْعٰلمیْن
>
> ترجمہ: ”اے بنی اسرائیل! میرا وہ انعام یاد کرو جو میں نے تم پر کیا اور مجھ سے وعدہ پورا کرو تو میں تم سے وعدہ پورا کروں، اے بنی اسرائیل! میرا وہ انعام یاد کرو جو میں نے تم پر کیا اور تمھیں دنیا جہان والوں پر فضیلت دی۔“

تفسیر ماجدی کے مفسر نے لکھا ہے کہ

بنی اسرائیل، مشہور و نامور پیغمبر حضرت ابراہیم علیہ السلام عراقی ثم شامی ثم حجازی (2160 یا 1958 ق۔م) سے مشہور و نامور دو نسلیں چلیں، ایک بی بی ہاجرہ علیہا السلام مصری کے بطن کے فرزند حضرت اسماعیل علیہ السلام سے، یہ نسل بنی اسمٰعیل کہلائی اور آگے چل کر قریش اسی کی ایک شاخ پیدا ہوئی، ان کا وطن عرب رہا، دوسری بی بی سارہ علیہا السلام عراقی

کے بطن کے فرزند حضرت اسحاق علیہ السلام کے فرزند حضرت یعقوب عرف اسرائیل علیہ السلام سے، ی نسل بنی اسرائیل کہلائی، اس کا وطن شام رہا، قدیم جغرافیہ میں فلسطین کوئی الگ ملک نہ تھا، شام ہی کا جزو تھا۔ ایک تیسری نسل، تیسری بیوی حضرت قطورہ سے چلی اور بنی قطورہ کہلائی، لیکن اسے تاریخ میں اس درجہ کی اہمیت حاصل نہیں۔

بنی اسرائیل کا عروج صدیوں تک رہا، توحید کی علمبردار دنیا میں یہی قوم رہی، انبیا و مرسلین ان کے درمیان ہوتے رہے، بڑے بڑے عابد و زاہد ان میں پیدا ہوئے، حکمران، سلاطین اور فوجی جنرل بھی ان میں بڑے بڑے پیدا ہوتے رہے۔

”بنی اسرائیل“ تو ایک قومی و نسلی اصطلاح ہے، مذہبی حیثیت سے یہ لوگ یہود تھے، اہل کتاب تھے، توریت محرّف و مسخ شدہ ہو کر لیکن بہرحال موجود ان کے درمیان تھی، سلسلہ وحی و نبوت اور عقیدۂ جزا و سزا کے کسی نہ کسی صورت میں قائل تھے، علوم انبیا و معارف اولیا کے حامل تھے، مالدار تھے، ساہوکار تھے، ساتھ ہی ساتھ سفلی عملیات، سحر و کہانت، نیز تجارت کے بھی بڑے ماہر تھے، حجاز کی آبادی میں اس دینی و دنیوی تفوّق کی بنا پر اہمیت انھیں اس وقت اچھی خاصی حاصل تھی۔ ملک کی عام آبادی مشرکوں اور بت پرستوں کی تھی، وہ لوگ ایک طرف تو یہود کے علم و فضل کے قائل اور ان کی دینی واقفیت سے مرعوب تھے، اور دوسری طرف اکثر ان کے قرض دار بھی رہا کرتے تھے۔ گویا دینی و دنیوی اکثر حاجتوں میں انھی کو مشکل کشا جانتے تھے اور جیسا کہ عام قاعدہ ہے کہ منظّم و قاہر قوموں کے تمدن سے کمزور اور غیر منظّم قومیں مرعوب و متاثر ہو جاتی ہیں، مشرکین عرب بھی اسرائیلی اخلاق، اسرائیلی روایات بلہ اسرائیلی عقائد سے بہت کچھ متاثر ہو چکے تھے، اور بہت سے مسائل میں یہود کو اپنا استاد جانتے تھے۔

اس انعام خداوندی کی تصریح کے لیے ملاحظہ ہوں[5]۔ بہرحال کوئی ایسا انعام تھا جو نسل اسرائیل پر نسل اسرائیل کی حیثیت سے تھا۔

توریت نسل اسرائیل پر احسانات الٰہی اور خداوندی نعمتوں کی یاد دہانیوں سے بھری پڑی ہے۔

ملاحظہ ہوں[6]۔

نعمتیں دو ہیں:

(۱) توحید کی نعمت (۲) رسالت کی نعمت

خوب خیال رہے کہ یہاں ذکر مذہب یہود کا نہیں، ایک مخصوص قوم و نسل کا ہے۔ بنی اسرائیل نام کسی مذہب یا فرقہ یا عقیدہ کا نہیں ایک خاص نسل کا ہے، افضلیت یہاں مذہب یہودیت کی نہیں، نسل اسرائیل کی بیان ہو رہی ہے۔ سوال یہ ہے کہ اس نسل کی افضلیت سارے عالم پر کس معنی میں ارشاد ہو رہی ہے اور وہ کون سی ایسی نعمت تھی جو بحیثیت نسل بنی اسرائیل کے ساتھ بلا شرکت غیرے مدتوں مخصوص رہی۔

تاریخ کی زبان سے جواب ایک ہی ملتا ہے کہ وہ دولت یا اللہ کی اعلیٰ ترین نعمت ”مسلک توحید“ کی تھی۔ دنیا کی تاریخ کے جس دور میں ساری قومیں اور ساری نسلیں کم و بیش شرک میں مبتلا تھیں یا اس کی طرف بہی چلی جا رہی تھیں، یہ نسل اسرائیل ہی ایک ایسی قوم تھی، جو **من حیث القوم** توحید کی علمبردار رہی۔ عقیدۂ توحید اور عقیدۂ رسالت میں چولی دامن کا ساتھ ہے، رسالت کی قائل صرف وہی قوم ہو گی جس کا عقیدۂ توحید واضح اور پختہ ہو گا اور ابنیا و رسل، جہاں تک کسی نسل کا تعلق ہے نسل اسرائیل ہی میں مسلسل پیدا ہوتے رہے، ہاں متفق طور پر کسی دوسری نسل میں کبھی کبھی پیدا ہو گئے ہوں

تو وہ اس کے منافی نہیں، ذکر یہاں افراد کا نہیں، نسل و قوم کا ہو رہا ہے، دنیا کی ساری دوسری قوموں میں جس وقت ظہور ہو رہا تھا اور وہ قومیں عناصر پرستی، مظاہر پرستی، دیوتا پرستی، بت پرستی، غرض شرک ہی کی کسی نہ کسی شکل میں گرفتار تھیں، انبیا و رسل اور ان کی تعلیمات کا چرچا صرف بنی اسرائیل میں تھا۔ ہندوستان کی آریہ نسل میں فلسفہ، ہندسہ، ریاضیات، معقولات کے ماہرین و علما جیسے بھی پیدا ہوتے رہے ہوں۔ بہر حال حلولیت کا شرک اس میں حلوہی کیے ہوئے تھا اور توحید و رسالت کی دعوت صرف سامی نسل کی شاخ اسرائیلی کے حصہ میں آئی تھی، موجودہ یہود کو بھی اپنے اسلاف کی یہ امتیازی حیثیت یاد ہے جیوش انسائیکلوپیڈیا میں ہے:

> ”بنی اسرائیل پر کاص فرض عائد ہو تھا کہ توحید باری کی دعوت دیتے رہیں اور آفتاب پرستی، ماہتاب پرستی، کواکب پرستی کے خلاف جہاد کرتے ہیں“۔[7] ”بنی اسرائیل کا واحد فریضہ دنیا میں خدا کا گواہ بننا تھا۔“[8] ”مخلوقات کے مراتب مختلف ہیں، ذی شعور مخلوق، غیر ذی شعور سے فائق و برتر ہیں، انسان فائق ترین ہے، انسانوں میں بنی اسرائیل بحیثیت موحد، پرستار ان حق کے مشرکوں سے افضل و بالاتر ہیں۔“[9] ”سیاسی قوموں میں سب سے پہلے عبرانیوں ہی کی رسائی اپنے انبیا کی تعلیم سے توحید باری تک ہوئی۔“[10] ”مسیحی فرنگی مؤرخین نے بھی اسی تاریخی حقیقت کا اعادہ کیا ہے، ہسٹورینس ہسٹری آف دی ورلڈ میں ہے: ”دین توحید کی بنیاد بنی اسرائیل ہی میں پڑی۔“[11] ”انسانیت کی موجودہ روحانی کائنات عام اس سے کہ مسیحی ہو یا اسلامی، سب کی تہہ میں اسی عقیدۂ توحید کی بازگشت ہے جس کی دعوت سب سے پہلے اسرائیلیوں نے دی تھی[12]۔“

خود توریت کی تصریحات بھی اس سلسلے میں نظر انداز کرنے کے قابل نہیں:

> ”تو خداوند اپنے خدا کے لیے ایک پاک قوم ہے۔ خداوند تیرے خدا نے چن لیا کہ تو سب گروہوں کی نسبت جو زمین پر ہیں اس کے خاص گروہ ہو، خداوند نے تم سے محبت رکھی اور تمھیں برگزیدہ کیا، نہ اس لیے کہ تم اور گروہوں سے گنتی میں زیادہ تھے، کیونکہ تم سب گروہوں سے کمتر تھے بلکہ اس لیے کہ خداوند عالم نے تم سے محبت رکھی[13]۔“ ”خداوند کو خوش آیا کہ تمھارے باپ داداؤں سے محبت رکھے، اس لیے ان کے بعد ان کی اولاد کو یعنی تم کو سارے گرہوں کی بہ نسبت پہلے برگزیدہ کیا، جیسا کہ آج ہے[14]۔“ ”تم میرے گواہ ہو، خداوند فرماتا ہے، اور میرا بندہ بھی جسے میں نے برگزیدہ کیا......... سو تم میرے گواہ ہو[15]۔“

اولاد یعقوب کو اپنے باپ کی توحید پر کاربند رہنے کی وصیت

> أَمْ كنتمْ شهدآء إذْ حضر يعْقوب ٱلْموْت إذْ قال لبنيه ما تعْبدون منۢ بعْدى قالوا۟ نعْبد إلٰهك وإلٰه ءابآئك إبْرٰهـۧم وإسْمٰعيل وإسْحٰق إلٰهًا وٰحدًا ونحْن له مسْلمون
>
> ترجمہ: ”بھلا اس وقت تم کیا موجود تھے جب یعقوب کو موت آ پہنچی اور اس وقت انھوں نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ تم میرے بعد کس کی عبادت کرو گے؟ وہ بولے ہم عبادت کریں گے آپ

> کے خدا اور آپ کے باپ دادوں ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق کے خدا کی (اس) خدائے واحد کی اور ہم تو اسی کے فرمانبردار ہیں۔"

توریت موجودہ کے اوراق تو اس اہم اور ضروری تذکرہ سے کسی مصلحت سے خاموش ہیں، البتہ احبار یہود کا یہ قول نقل ہو کر پہنچا ہے کہ:

> "یعقوب نے اپنی وفات سے قبل اپنے بیٹوں کو یہ تین احکام دیے: (۱) بت پرستی نہ کرنا۔ (۲) خدا کی بے حرمتی نہ کرنا۔ (۳) میرے جنازہ کو کوئی کافر ہاتھ نہ لگانے پائے[16]۔"

رویات وحکایات یہود کی جو دوسری کتابیں ہیں ان میں صراحت اس سے بڑھ کر ملتی ہے:

> "یعقوب نے اپنے بیٹوں سے کہا: مجھے اندیشہ ہے کہ تم میں سے کوئی بت پرستی کا میلان رکھتا ہے اس کے جواب میں بارہ بیٹوں نے کہا: "سن اے اسرائیل! اے ہمارے باپ! ہمارا خدا وہی خدائے لم یزل ہے جس طرح تیرا دلی ایمان ایک خدا پر ہے، اسی طرح ہم سب کا دلی ایمان ایک خدا پر ہے[17]۔"

ءابآئك: اسمٰعیل، یعقوب علیہ السلام کے بڑے چچا (یا تایا) تھے، فرزندان یعقوب نے کمال سعادت مندری سے ان کا شمار بھی آبائے یعقوب میں کیا جیسا کہ اردو محاورہ میں بھی باپ چچا کو ایک ہی حکم میں رکھا جاتا ہے، حدیث میں رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے، آپ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے لیے بھی لفظ ابْ آیا ہے، **هذا بقيّة آبائى** یعنی میرے بڑوں یا بزرگوں میں یہ باقی ہیں۔

اولاد یعقوب سے اللہ کا پختہ عہد کا لینا

> **وإِذْ أخذْنا ميثٰق بنىٓ إسْرٰٓءيل لا تعْبدون إلّا ٱللّه وبٱلْوٰلديْن إحْسانًا وذى ٱلْقرْبىٰ وٱلْيتٰمىٰ وٱلْمسٰكين وقولواْ للنّاس حسْنًا وأقيمواْ ٱلصّلوٰة وءاتواْ ٱلزّكوٰة ثمّ تولّيْتمْ إلّا قليلًا مّنكمْ وأنتم مّعْرضونO** [18]
>
> ترجمہ: "اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے وعدہ لیا کہ تم اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ بھلا سلوک کرنا، اسی طرح قرابت داروں، یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ بھی اور لوگوں کو اچھی باتیں کہنا۔ نمازیں قائم رکھنا اور زکوٰتیں دیتے رہا کرنا، لیکن تھوڑے سے لوگوں کے علاوہ تم سب پھر گئے اور منہ موڑ لیا۔"

حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہم السلام کی وفات کے بعد بنی اسرائیل نے حضرت یوشع بن نون کی قیادت میں فلسطین کو فتح کرنا شروع کیا۔ سب سے پہلا شہر اریحا (Jericho) فتح کیا گیا۔ اس کے بعد جب سارا فلسطین فتح کر لیا تو انہوں نے ایک مرکزی حکومت قائم نہیں کی، بلکہ بارہ قبیلوں نے اپنی اپنی بارہ حکومتیں بنالیں۔ ان حکومتوں کی باہمی آویزش کے نتیجے میں ان کی آپس میں جنگیں ہوتی تھیں اور یہ ایک دوسرے پر حملہ کر کے وہاں کے لوگوں کو نکال باہر کرتے تھے، انہیں بھاگنے پر مجبور کر دیتے تھے۔ لیکن اگر ان میں سے کچھ لوگ فرار ہو کر کسی کافر ملک میں چلے جاتے اور کفار انہیں غلام یا قیدی بنا لیتے اور یہ اس حالت میں ان کے سامنے لائے جاتے تو فدیہ دے کر انہیں چھڑا لیتے کہ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ تمہارا

اسرائیلی بھائی اگر کبھی اسیر ہو جائے تو اس کو فدیہ دے کر چھڑالو۔ یہ ان کا جزوی اطاعت کا طرز عمل تھا کہ ایک حکم کو تو مانا نہیں اور دوسرے پر عمل ہو رہا ہے۔ اصل حکم تو یہ تھا کہ آپس میں خونریزی مت کرو اور اپنے بھائی بندوں کو ان کے گھروں سے مت نکالو۔ اس حکومت کی تو پروا نہیں کی اور اسے توڑ دیا، لیکن اس وجہ سے جو اسرائیلی غلام بن گئے یا اسیر ہو گئے اب ان کو بڑے متقیانہ انداز میں چھڑا رہے ہیں کہ یہ اللہ کا حکم ہے، شریعت کا حکم ہے۔ یہ ہے وہ تضاد جو مسلمان امتوں کے اندر پیدا ہو جاتا ہے۔

اولاد یعقوب کا فتنہ فساد پھیلانے کا بیان

وقضيْنآ إلىٰ بنىٓ إسْرٓءيل فى ٱلْكتٰب لتفْسدنّ فى ٱلْأرْض مرّتيْن ولتعْلنّ علوًّا كبيرًا O[19]

ترجمہ: ’’اور ہم نے متنبہ کر دیا تھا بنی اسرائیل کو کتاب میں کہ تم زمین میں دو مرتبہ فساد مچاؤ گے اور بہت بڑی سرکشی کرو گے۔‘‘

یعنی تم پر دو ادوار ایسے آئیں گے کہ تم زمین میں سرکشی کرو گے، فساد برپا کرو گے، دین سے دور ہو جاؤ گے، لہو و لعب میں مبتلا ہو جاؤ گے، اور پھر اس کے نتیجے میں اللہ کی طرف سے تم پر عذاب کے کوڑے برسیں گے۔

حضرت یوشع بن نون کی قیادت میں فلسطین کے فتح ہونے سے لے کر طالوت اور جالوت کی جنگ تک تین سو سال کا وقفہ ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کا عہد حکومت اس تین سو سالہ دور کا نقطۂ عروج تھا۔ حضرت طالوت، حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام کا دور اقتدار تقریباً ایک سو سال کے عرصے پر محیط تھا۔ سولہ برس تک حضرت طالوت نے حکومت کی، اس کے بعد چالیس برس تک حضرت داؤد علیہ السلام اور پھر چالیس برس تک ہی حضرت سلیمان علیہ السلام برسر اقتدار رہے۔

اس طرح بنی اسرائیل کی مملکت بھی حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات کے بعد آپ ﷺ کے دو بیٹوں کے درمیان تقسیم ہو گئی۔ شمالی مملکت کا نام اسرائیل تھا، جس کا دارالخلافہ سامریہ تھا، جبکہ جنوبی مملکت کا نام یہودیہ تھا اور اس کا دارالخلافہ یروشلم تھا۔

اس عظیم سلطنت کی تقسیم کے بعد بھی مادی اعتبار سے ایک عرصے تک بنی اسرائیل کا عروج برقرار رہا، لیکن رفتہ رفتہ عوام میں مشرکانہ عقائد، اوہام پرستی اور ہوس دنیا جیسی نظریاتی و اخلاقی بیماریاں پیدا ہو گئیں اور احکام شریعت کا استہزا ان کا اجتماعی وطیرہ بن گیا۔ چنانچہ اخلاق و کردار کا یہ زوال منطقی طور پر ان کے مادی زوال پر منتج ہوا۔ بنی اسرائیل کا یہ عہد زوال بھی تقریباً تین سو سال ہی کے عرصے میں اپنی انتہا کو پہنچا۔ سب سے پہلے آشوریوں کے ہاتھوں ان کی شمالی سلطنت ’’اسرائیل‘‘ (سات آٹھ سو قبل مسیح کے لگ بھگ) تباہ ہوئی۔ اس کے بعد 587 قبل مسیح میں عراق کے نمرود بخت نصر (Nebukadnezar) نے ان کی جنوبی سلطنت ’’یہودیہ‘‘ پر حملہ کیا اور پوری سلطنت کو تہس نہس کرکے رکھ دیا۔ یروشلم کو اس طرح تباہ و برباد کیا گیا کہ کسی عمارت کی دو اینٹیں بھی سلامت نہیں رہنے دی گئیں۔ ہیکل سلیمانی کو مسمار کرکے اس کی بنیادیں تک کھود ڈالی گئیں۔ اس دوران بخت نصر نے چھ لاکھ یہودیوں کو قتل کیا جبکہ چھ لاکھ مردوں، عورتوں

اور بچوں کو جانوروں کی طرح ہانکتا ہوا بابل لے گیا، جہاں یہ لوگ سوا سو سال تک اسیری (Captivity) کی حالت میں رہے۔ ذلت و رسوائی کے اعتبار سے یہ ان کی تاریخ کا بدترین دور تھا۔

بنی اسرائیل کے دوسرے دور عروج کا آغاز حضرت عزیر علیہ السلام کی اصلاحی کوششوں سے ہوا۔ آپ علیہ السلام کو بنی اسرائیل کی نشاۃ ثانیہ (Renaissance) کے نقیب کی حیثیت حاصل ہے۔ 539 ق م میں ایران کے بادشاہ کیخورس (Cyrus) یا ذوالقرنین نے عراق (بابل) فتح کیا اور اس کے دوسرے ہی سال اس نے بنی اسرائیل کو اپنے وطن واپس جانے اور وہاں دوبارہ آباد ہونے کی عام اجازت دے دی۔ چنانچہ یہودیوں کے قافلے فلسطین جانے شروع ہو گئے اور یہ سلسلہ مدتوں جاری رہا۔ 458 ق م میں حضرت عزیر علیہ السلام بھی ایک جلاوطن گروہ کے ساتھ یروشلم پہنچے اور اس شہر کو آباد کرنا شروع کیا اور ہیکل سلیمانی کی از سر نو تعمیر کی۔ اس سے قبل حضرت عزیر علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے سو برس تک سلائے بھی رکھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر ایک سو سال کے لیے موت طاری کر دی تھی اور پھر انہیں زندہ کیا اور انہیں بچشم سر ان کے مردہ گدھے کے زندہ ہونے کا مشاہدہ کرایا، جس کے بارے میں ہم سورۃ البقرہ (آیت: 259) میں پڑھ آئے ہیں۔

بہر حال حضرت عزیر علیہ السلام نے توبہ کی منادی کے ذریعے ایک زبردست تجدیدی اور اصلاحی تحریک چلائی، جس کے نتیجے میں ان کے نظریات اور اعمال و اخلاق کی اصلاح ہونا شروع ہوئی۔ حضرت عزیر علیہ السلام نے تورات کو بھی یادداشتوں کی مدد سے از سر نو مرتب کیا جو بخت نصر کے حملے کے دوران گم ہو گئی تھی۔

ایرانی سلطنت کے زوال، سکندر مقدونی کی فتوحات اور پھر یونانیوں کے عروج سے یہودیوں کو کچھ مدت کے لیے شدید دھچکا لگا۔ یونانی سپہ سالار انیٹوکس ثالث نے 198 ق م میں فلسطین پر قبضہ کر لیا۔ یونانی فاتحین نے پوری جابرانہ طاقت سے کام لے کر یہودی مذہب و تہذیب کی بیخ کنی کرنا چاہی، لیکن بنی اسرائیل اس جبر سے مغلوب نہ ہوئے اور ان کے اندر ایک زبردست تحریک اٹھی جو تاریخ میں "مکّابی بغاوت" کے نام سے مشہور ہے۔ یہ حضرت عزیر علیہ السلام کی پھونکی ہوئی روح دینداری کا اثر تھا کہ انہوں نے بالآخر یونانیوں کو نکال کر اپنی ایک عظیم آزاد ریاست قائم کر لی جو "مکّابی سلطنت" کہلاتی ہے۔ بنی اسرائیل کے دسرے دور عروج میں قائم ہونے والی یہ سلطنت 170 ق م سے لے کر 67 ق م تک پوری شان و شوکت کے ساتھ قائم رہی۔ مکّابی سلطنت اپنے وقت کی معلوم دنیا کے تمام علاقوں پر محیط تھی۔ چنانچہ رقبے کے اعتبار سے یہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی سلطنت سے بھی وسیع تھی۔ اس زمانہ عروج میں پھر سے ان کی نظریاتی و اخلاقی حالت بگڑنے لگی۔ مشرکانہ عقائد سمیت بہت سی اخلاقی برائیاں پھر سے ان میں پیدا ہو گئیں، جن کے نتیجے میں ایک دفعہ پھر یہ قوم عذاب خداوندی کی زد میں آ گئی۔

اولاد یعقوب کو پرانے عہد کی یاددہانی

> ولقدْ أخذ اللّٰه ميثٰق بنیٓ إسْرآءيل وبعثْنا منْهم اثْنیْ عشر نقيبًاؕ وقال اللّٰه إنّی معكمْؕ لئنْ أقمْتم الصّلٰوة وأتيْتم الزّكٰوة وأمنْتمْ برسلیْ وعزّرْتموْهمْ وأقْرضْتم اللّٰه قرْضًا حسنًا لّأكفّرنّ عنكمْ سيّأٰتكمْ ولأدْخلنّكمْ جنّٰتٍ تجْری من تحْتها الْأنْهٰرۚ فمنْ كفر بعْد ذٰلك منكمْ فقدْ ضلّ سوآء السّبيْلO(سوْرة الْمائده:80)

"اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے عہد لیا اور انھی سے بارہ سردار ہم نے مقرر کیے اور اللہ نے فرما

> دیا کہ یقیناً میں تمھارے ساتھ اگر تم نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ کو دیتے رہو گے اور میرے رسولوں کو مانتے رہو گے اور ان کی مدد کرتے رہو گے اور اللہ تعالیٰ کو بہتر قرض دیتے رہو گے تو یقیناً تمھاری برائیاں تم سے دور کر دے گا اور تمھیں ان جنتوں میں لے جائے گا جن کے نیچے چشمے بہہ رہے ہیں۔ اب اس عہد وپیماں کے بعد تم جو انکاری ہو جائے **ولا یقبا ر الا راست** سے بھٹک جائے گا[20]۔"

اس آیت کی وضاحت کرتے ہوئے حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں کہ ان کے بارہ سردار تھے یعنی بارہ قبیلوں کے بارہ چودھری تھے جو ان سے ان کی بعیت کو پور کراتے تھے کہ یہ اللہ اور اس کے رسول کے تابع فرمان رہیں اور کتاب اللہ کی اتباع کرتے رہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب سرکشوں سے لڑنے کے لیے گئے تب ہر قبیلے میں ایک ایک سردار منتخب کر گئے۔ قبیلے کا سردار شمعون بن اکون تھا۔ شمعونیوں کا چودھری شافاط بن جدی، یہودا کالب بن یوحنا، فیخائیل کا ابن یوسف اور فرایم کا یوشع بن نون اور بنیامین کے قبیلے کا چودھری قنطی بن وفون، زبولون کا جدی بن شوری، منشاء کا جدی بن سوسی، دان حملاسل کا ابن حمل، اشار کا ساطور، تقیشای کا نح اور یسافر کالابل۔ توریت کے چوتھے جز میں بنو اسرائیل کے قبیلوں کے سرداروں کے نام مذکور ہیں۔ جو ان ناموں سے قدر مختلف ہیں۔

اولادِ یعقوب کا امر بالمعروف سے منہ پھیرنے کا انجام

> **لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُودَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ O**[21]
>
> ترجمہ: "بنی اسرائیل کے کافروں پر داؤد اور عیسی بن مریم کی زبانی لعنت کی گئی اس وجہ سے کہ وہ نافرمانیاں کرتے تھے اور حد سے آگے بڑھتے تھے آپس میں ایک دوسرے کو برے کاموں سے جو وہ کرتے تھے، روکتے نہ تھے۔"

حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں کہ بنو اسرائیل کے کافر پرانے ملعون ہیں۔ حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلا کی زبانی انہی کے زمانے مین ملعون قرار پا چکے ہیں۔ کیونکہ وہ اللہ کے نافرمان تھے اور مخلوق پر ظالم تھے۔ توریت، زبور، انجیل اور قرآن سب کتابیں ان پر لعنت برساتی آئیں۔ یہ اپنے زمانہ میں بھی ایک دوسرے کے برے کاموں کو دیکھتے آئے لیکن چپ چاپ بیٹھے رہتے تھے۔ حرام کاریاں اور گناہ کھلے عام کرتے تھے اور کوئی کسی کو روکتا نہ تھا۔ یہ تھا ان کا بدترین فعل۔[22]
مسند احمد میں فرمان رسول ہے کہ بنو اسرائیل میں پہلے پہل جب گناہوں کا سلسلہ چلا تو ان کے علما نے انہیں روکا۔ لیکن جب دیکھا کہ باز نہیں آتے تو انہوں نے انہیں الگ نہیں کیا بلکہ انہی کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے کھاتے پیتے رہتے رہے جس کی وجہ سے دونوں گروہوں کے دلوں کو آپس میں ٹکرا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے کے دل بھڑا دیے اور حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام کی زبانی ان پر اپنی لعنت نازل فرمائی[23]۔

اولادِ یعقوب کا رسولوں کو مذاق بنانا، ان کا جھٹلانا اور قتل کرنا اور ان کا انجام کار

> حقيقٌ على أنْ لا أقول على اللّه إلّا الْحقّ قدْ جئْتكمْ ببيّنةٍ منْ ربّكمْ فأرْسلْ معي بني إسْرائيلO [24]
>
> ترجمہ: ”ہم نے بالیقین بنو اسرائیل سے عہد وپیمان لیا اور ان کی طرف رسولوں کو بھیجا، جب کبھی رسول ان کے پاس وہ احکام لے کر آئے جو ان کی اپنے منشاء کے خلاف تھے تو انہوں نے ان کی ایک جماعت کو جھٹلایا اور ایک ایک جماعت کو قتل کر دیا۔“

اور سمجھ بیٹھے کہ کوئی پکڑ نہ ہوگی۔ بس اندھے بہرے بن گئے پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول کرلی اس کے بعد بھی ان میں سے اکثر اندھے بہرے ہوگئے اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو بخوبی جانتا ہے۔

حافظ امین احسن اصلاحی تدبر قرآن میں فرماتے ہیں کہ اہل کتاب کی اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی دینی حیثیت نہیں ہے۔ فرمایا کہ ان سے جس کتاب وشریعت کی پابندی کا عہد لیا گیا تھا اس عہد کو انہوں نے توڑ دیا اور جو رسول ان کی تجدید کے لیے آئے ان کی باتوں کو اپنی خواہشات کے خلاف پاکر ان کی تکذیب کر دی یا ان کو قتل کر دیا ان کی اسی وجہ سے خدا نے ان کو پکڑ لیا اور یہ اندھے بہرے بن گئے۔ ثم تاب اللہ علیہم سے پہلے یہ مضمون محذوف ہے کہ اللہ نے ان کو پکڑا تو انہوں نے توبہ اور اصلاح کی، جس سے یہ بات نکلتی ہے کہ پہلی پکڑ کے بعد انہوں نے توبہ اور اصلاح کر لی، لیکن دوسری پکڑ کے بعد وہ بدستور اندھے بہرے بنے ہوئے ہیں۔ قرآن نے ان کی توبہ واصلاح کی جو دعوت دی ہے، اس کو بیان کیا ہے۔

اس مقام پر میرا ذہن بار بار اس طرف جاتا ہے کہ یہ ان کی تاریخ کی ان دو بڑی تباہیوں کی طرف اشارہ ہے جن میں وہ اپنی بداعمالیوں کے سبب شاہ بابل نبوخذ نصر کے ہاتھوں مبتلا ہوئے۔ (سورہ بنی اسرائیل، آیت 806) میں ان حوادث کی طرف اشارہ ہے[25]۔

اولاد یعقوب کا بت پرستی کی طرف راغب ہونا

> وجاوزْنا ببني إسْرائيل الْبحْر فأتوْا على قوْمٍ يعْكفون على أصْنامٍ لهمْ قالوا يا موسى اجْعلْ لنا إلهًا كما لهمْ آلهةٌ قال إنّكمْ قوْمٌ تجْهلونO [26]
>
> ترجمہ: ”اور ہم نے پار اتار بنی اسرائیل کو سمندر سے تو وہ گزرے ایک ایسی قوم سے جو مگن بیٹھے تھے اپنے بتوں کی عبادت میں، بنی اسرائیل نے کہا: اے موسیٰ! بناؤ ہمارے لیے ایک ایسا خدا جیسے ان کے خدا ہیں۔ موسیٰ نے فرمایا یقیناً تم جاہل لوگ ہو۔“

اس کی تفسیر میں پیر محمد کرم شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ فرعون اور اس کی قوم نے جو ناروا سلوک حضرت کلیم اللہ سے کیا اس طرح آپ کی اپنی قوم کا رویہ بھی آپ کے ساتھ بڑا ناشائستہ اور غیر مہذبانہ تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا مارا سمندر میں ایک شگاف پیدا ہوگیا جس میں سے گزرتے ہوئے وہ دوسرے کنارے پر پہنچ گئے اور فرعون اور اس کا لشکر ان کی آنکھوں کے سامنے غرق ہوگیا۔ یہ قافلہ اب جزیرہ نمائے سینا جنوب کی طرف ساحل کے کنارے کنارے روانہ ہوا۔ راستے میں ان کا گزر مفقہ کے مقام پر ہوا جہاں پے مصریوں کا ایک بہت بڑا بت خانہ تھا جس کے آثار اب بھی جزیرہ نماء کے جنوب مغرب میں پائے جاتے ہیں۔ اس کے قریب ایک اور مقام بھی تھا جہاں قدیم زمانہ سے سامی قوموں کی چاند دیوی کا

بت تھا۔ غالباً انھیں مقامات میں سے کسی کے پاس سے گزرتے ہوئے بنی اسرائیل کو ایک مصنوعی خدا کی ضرورت محسوس ہوئی ہو گی۔ (تفہیم القرآن)

لیکن قرطبی کی تفسیر کے مطابق وہ قوم جن پر ان کا گزر ہوا وہ لخم تھی جو رقہ شہر میں سکونت پذیر تھی اور گائے کی پرستش کرتی تھی۔

علامہ بیضاوی اور دوسرے مفسرین نے احتمال ظاہر کرتے ہوئے یہ کہا ہے کہ وہ قوم عمالقہ تھی[27]۔

اولادِ یعقوب کو نو نشائیوں کا ملنا اور اس کی جواب دہی

> **ولقدْ ءاتيْنا موسىٰ تسْع ءايٰتٍ بيّنٰتٍۖ فسْـٔلْ بنىٓ إسْرٓءيل إذْ جآءهمْ فقال له فرْعوْن إنّى لأظنّك يٰموسىٰ مسْحورًاO** [28]
>
> ترجمہ: ”اور ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر سے پار اتارا تو وہ ایسے لوگوں پر آئے جو اپنے کچھ بتوں پر جمے بیٹھے تھے، کہنے لگے اے موسیٰ! ہمارے لیے کوئی معبود بنا دے، جیسے ان کے کچھ معبود ہیں؟ اس نے کہا بے شک تم ایسے لوگ ہو جو نادانی کرتے ہو۔“

مولانا ادریس کاندھلوی نے معارف القرآن میں ان نو نشانیوں کے حوالے سے دو قول ذکر کیے ہیں۔

قول اوّل

تسع آیت بینات سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نو معجزے مراد ہیں۔ وہ نو بینات یہ ہیں:

(۱) عصا (۲) ید بیضاء (۳) قبطیوں پر قحط شدید (۴) طوفان باراں (۵) جراد یعنی ٹڈیوں
(۶) قمل یعنی چچڑیاں (۷) ففادیعنی مینڈک (۸) دم یعنی خون (۹) نقص تمرات یعنی پھلوں کی کمی

یہ نو آیات بینات مفصلات ہیں اور آیات واضحات ہیں، جن کا فرعونیوں نے مشاہدہ کیا مگر ان ظالموں پر ان آیات کا کچھ اثر نہ۔

قول دوم

تسع آیات بینات سے مراد آیات احکام مراد ہیں یعنی نو آیات سے تورات کے نو احکام مراد ہیں جیسا کہ مسند احمد اور ترمذی کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے یہود کے دو عالموں نے آنحضرت ﷺ سے تسع آیات کے متعلق سوال کیا۔ آپ نے فرمایا: وہ احکام یہ ہیں:

(۱) خدا تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ (۲) چوری مت کرو۔ (۳) زنا مت کرو۔ (۴) ناحق خون مت کرو۔ (۵) سود مت کھاؤ (۶) جادو مت کرو۔ (۷) کسی بے گناہ کو مت پکڑو۔ (۸) کسی عفیف عورت پر تہمت نہ لگاؤ۔ (۹) جہاد سے مت بھاگو۔

محققین کے نزدیک راجح پہلا قول ہے کہ تسع آیات سے نو معجزات مراد ہیں جو کلمات حدیث میں مذکور ہوئے وہ مراد نہیں ہیں کیونکہ وہ احکام اور وصایا توریت ہیں۔ ان میں سے فرعون پر کوئی چیز حجت نہیں[29]۔

اولادِ یعقوب کا رسولوں کو مذاق بنانا، ان کا جھٹلانا اور قتل کرنا اور ان کا انجام کار:

لقدْ أخذْنا ميثٰق بنىٓ إسْرٓءيل وأرْسلْنآ إليْهمْ رسلًاؕ كلّما جآءهمْ رسولٌۢ بما لا تهْوىٰٓ أنفسهمْ فريقًا كذّبواْ وفريقًا يقْتلونO وحسبوٓاْ ألّا تكون فتْنةٌ فعمواْ وصمّواْ ثمّ تاب ٱللّه عليْهمْ ثمّ عمواْ وصمّواْ كثيرٌ مّنْهمْۚ وٱللّه بصيرٌۢ بما يعْملونO

[30]

ترجمہ: "ہم نے بالیقین بنو اسرائیل عہد و پیماں لیا اور ان کی طرف سولوں کو بھیجا، جب کبھی رسول ان کے پاس وہ احکام لے کر آئے جو ان کی اپنے منشا کے خلاف تھے تو انہوں نے ان کی ایک جماعت کو جھٹلایا اور ایک جماعت کو قتل کر دیا۔ اور سمجھ بیٹھے کہ کوئی پکڑ نہ ہوگی۔ بس اندھے بہرے بن گئے پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول کر لی۔ اس کے بعد بھی ان میں سے اکثر اندھے بہرے ہو گئے اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو بخوبی جانتا ہے۔"

حافظ امین احسن اصلاحی تدبر قرآن میں فرماتے ہیں کہ اہل کتاب کی اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی دینی حیثیت نہیں ہے، فرمایا کہ ان سے جس کتاب و شریعت کی پابندی کا عہد لیا گیا تھا۔ اس عہد کو انہوں نے توڑ دیا اور جو رسول ان کی تجدید کے لیے آئے، ان کی باتوں کو اپنی خواہشات کے خلاف پا کر ان کی تکذیب کر دی یا ان کو قتل کر دیا۔ ان کی اسی وجہ سے خدا نے ان کو پکڑ لیا اور یہ اندھے بہرے بن گئے۔ ثمّ تاب اللّٰه عليْهمْ سے پہلے یہ مضمون محذوف ہے کہ اللہ نے ان کو پکڑا تو انہوں نے توبہ اور اصلاح کی، جس سے یہ بات نکلتی ہے کہ پہلی پکڑ کے بعد انہوں نے توبہ اور اصلاح کر لی، لیکن دوسری پکڑ کے بعد وہ بدستور اندھے بہرے بنے ہوئے ہیں۔ قرآن نے ان کی توبہ و اصلاح کی جو دعوت دی ہے، اس کو بیان کیا ہے۔

اس مقام پر میرا ذہن بار بار اس طرف جاتا ہے کہ یہ ان کی تاریخ کی ان دو بڑی تباہیوں کی طرف اشارہ ہے جن میں وہ اپنی بداعمالیوں کے سبب شاہ بابل بنو خذ نصر کے ہاتھوں مبتلا ہوئے (سورۃ بنی اسرائیل:80) میں ان حوادث کی طرف اشارہ ہے[31]۔

اولاد اسرائیل کا تعارف، کتاب مقدس کی روشنی میں

کتاب مقدس اللہ کی روحانی کتابوں میں سے ایک روحانی کتاب ہے کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے اس دور کے لوگوں پر جس دور میں اس کا نزول ہوا احکام نازل فرمائے۔ کتاب مقدس میں بھی احکام اور جو واقعات بیان کیے گئے ہیں۔ ان کے ذریعے مخاطب کو کوئی اصول بتانا یا کسی شے سے ڈرانا کوئی سبق بتانا ہی مطلوب رہا ہے۔ کسی بھی فرد کی ذاتی زندگی کہ اس کی جائے پیدائش، تاریخ پیدائش، قبیلہ، کنبہ اور بچپن، جوانی، بڑھاپا اور اس طرح کے تمام احوال کہ جن کا انسانی زندگی کی ذاتیات سے تعلق ہوتا ہے۔ کتاب مقدس اس حوالے سے خاموش ہے الا کہ اس ہستی کا تاریخی اعتبار سے کوئی مقام و مرتبہ ہو۔ مثال کے طور پر انبیا کے احوال جس میں یعقوب، یوسف وغیرہ اور موسیٰ، عیسیٰ وغیرہ کے سوانح عمری کو بیان کیا گیا، لیکن جو ان کے ساتھ رہنے والے لوگ تھے۔ ان کا ضمناً کسی جگہ ان کے ناموں کے ساتھ ذکر آ جائے تو کر دیا۔ باقاعدہ علیحدہ سے ذکر نہیں کیا۔

مثال کے طور پر یعقوب نبی تھے۔ یوسف نبی تھے۔ تو ان کا ذکر سوانح عمری کو تفصیل سے بیان کیا۔ آگے کتاب مقدس میں بھی بیان کیا اور ان کی تالمود میں بھی ذکر ملتا ہے۔ ہاں ان کا ذکر کرتے ہوئے یہ بتایا گی کہ یعقوب کے اتنے بیٹے تھے۔ ایک

بیٹے تھی وغیرہ وغیرہ باقاعدہ سے ذکر نہیں کیا یا کوئی باب قائم نہیں کیا۔ کیونکہ روحانی صحیفہ ہو، کوئی کتاب ہو، کچھ ہو، اس کا مقصد یہ نہیں ہوتا۔

میں نے اس تحقیق کے دوران بہت سے عیسائی علما کو بنفس نفیس جا کر ملا ہوں۔ کچھ اشاعت خانے بھی عیسائیوں کے دیکھے، وہاں کے لوگوں سے بات چیت کرنے کا موقع بھی ملا۔

بائبل سوسائٹی

انارکلی پاکستان وہاں گئے تو وہاں پر بھی اس حوالے سے بات چیت کی گئی تو وہاں کے لوگوں نے یہی کہ ان افراد کی ذاتی معلومات جو بائبل کے اصل ایڈیشن میں درج ہیں وہی اصل اور قابل قبول ہے۔ اس کے علاوہ جو کچھ بھی لکھا جائے گا۔ اس کے لیے حوالہ ہونا بہت ضروری ہے جو کہ ممکن نہیں۔

مسیحی اشاعت خانہ، فیروز پور روڈ لاہور پاکستان کی ہیلپ لائن پر بات کی گئی ت وہاں پر لوگوں نے یہی بتایا کہ اگر یہ کہا جائے کہ بائبل کی کوئی تفسیر ہے جن میں یہ باتیں درج ہیں تو اس کے لیے اصل کا ہونا ضروری ہے جو کہ کسی بھی آرتھر کے پاس نہیں ہے۔ لہٰذا آجا کے جو باتیں کتاب مقدس میں مختلف مقامات پر درج ہیں۔ ان کو ہی اکٹھا کیا جائے ان کو ایک جگہ پر اکٹھا کرنا ہی اصل تعارف ہے۔

پادری ٹونی ولیم

پادری کونی ولیم کی رائے جو کہ یونیورسٹی آف پنجاب پاکستان کے ہیبر وڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ ہیں، ان سے بھی اس موضوع پر بات چیت کی گئی ان کی بھی رائے یہاں پر ہونا ضروری ہے۔ ان کا بیان تھا کہ سوچنے کی بات ہے کہ یہ جن ہستیوں کا تعارف کرانے کی بات کی جارہی ہے اور یہ ہستیاں آج سے تین ہزار سال غالباً پہلے گزر چکی ہیں۔ اس وقت کوئی ایسا ذریعہ ہوتا کہ جس ذریعے سے ان کی سوانح عمری کو محفوظ کیا جاتا تو آج یہ چیزیں محفوظ ہوتیں جبکہ ایسا کوئی قدم اس وقت نہیں اٹھایا گیا۔ لہٰذا اب اگر کوئی بات ہوتی ہے تو وہ تاریخ کو بنیاد بنا کر ہی ہوگی جس کی روشن میں بات ہوگی۔

دوسری انھوں نے یہ بھی بات کی کہ جس طرح دین اسلام قرآن کا بہترین اور بنیادی ذریعہ تفسیر وہ حدیث ہے اس طرح بائبل کا اس حوالے سے کوئی بھی بنیادی ذریعہ تفسیر موجود نہیں ہے۔ جس کو قابل اعتماد بنا کر ہم اس بائبل کی باتوں کو جان سکیں یا پھر بائبل کے درجے پر رکھ سکیں۔

ان تمام احوال و نظریات کو ذکر کرنے کے بعد اب جو باتیں ہمیں کتاب مقدس سے ان کی ذاتیات کے حوالے سے ملتی ہیں۔ ان کو ہم اپنی تحقیق کا حصہ بناتے ہیں۔ اسرائیل یعنی یعقوب کی چار بیویاں تھیں جن میں دو آزاد تھیں اور دو لونڈیاں تھیں۔ بعد میں آزاد کر کے ان سے شادی کی گئی۔ ان چاروں ازواج میں سے الگ الگ بیوی سے الگ الگ اولادیں تھیں۔

ہم اسی ترتیب سے یہاں پر ان کا تعارف کراتے ہیں:

(1) روبن بن اسرائیل:

یہ یعقوب کی بیوی لیاہ کے پیٹ سے تھے اور چونکہ یعقوب فدان آرام میں لابن کے ساتھ رہ رہے تھے۔ ان کی پیدائش بھی وہی ہوئی تھی اور ابتدائی زندگی یعنی بچپن بھی وہاں پر گزارا تھا۔ بائبل میں روبن نام کا ذکر مختلف جگہوں میں کتاب پیدائش میں آیا ہے، بالخصوص جہاں پر ان کی نسبت لیاہ سے بتائی گئی بائبل میں ان کے نام کے ساتھ بتائی گئی۔ ان کو حضرت یعقوب کے پہلوٹھے بیٹے ہونے کا مقام حاصل تھا۔[32]

رئبون یاروبین، کتاب پیدائش کے مطابق انگریزی میں (Re’uven)

یہ قبیلہ روب کے بانی تھے جو کہ بحیرہ مردار کا مشرقی علاقہ جو وادی موجب تک تھا، بحیرہ مردار یہ سطح سمندر کا سب سے نچلی سطح کا علاقہ ہے جہاں کا پانی بہت نمکین ہوتا ہے۔ جہاں پر قبیلہ روبین پایا جاتا ہے۔

1669 قبل مسیح کی تاریخ پیدائش ہے اور 1445 قبل مسیح کی تاریخ وفات ہے[33]۔

کتاب پیدائش میں یعقوب کی آخری باتوں کے حوالے سے روبن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اے روبن! تو میرا پہلوٹھا، میری قوت اور میری شہزوری کا پہلا پھل ہے۔ تو میرے رعب کی اور میری طاقت کی پہلی شان ہے تو پانی کی طرح بے ثبات ہے۔ اس لیے تجھے فضیلت نہیں ملے گی۔ کیونکہ تو اپنے باپ کے بستر پر چڑھا تو نے اسے نجس کیا۔ روبن میرے بچھونے پر چڑھ گیا۔[34]

(2) شمعون بن اسرائیل

یہ حضرت یعقوب کی بیوی لیاہ کے پیٹ سے تھے۔ یہ 1668 قبل مسیح کو حران میں پیدا ہوئے اور بڑے ہو کر دینہ سے شادی ہوئی۔ 2 ہزار قبل مسیح کو وفات ہوئی۔ بائبل میں ان کا کتاب پیدائش میں مختلف جگہوں پر ذکر آیا ہے بالخصوص شکم کی جنگوں میں ان کا ذکر آتا ہے اور اپنی بہن کی ناموس کے دفع کرنے کا ذکر ان کے نام سے آتا ہے۔[35]

لغوی وضاحت یوں ہو گی: شمعون (Simeon) قبیلہ شمعون کے بانی تھے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام نے وفات کے وقت ان کے حوالے سے کہا تھا کہ شمعون اور لاوی تو آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ ان کی تلواریں ظلم کے ہتھیار ہیں۔ اے میری جان! ان کے مشورے میں شریک نہ ہو، اے میری بزرگی! ان کی مجلس میں شامل نہ ہو کیونکہ انہوں نے اپنے غصب میں ایک مرد کو قتل کیا اور اپنی خود لائی سے کی کونچیں کاٹ دیں۔ لعنت ان کے غضب پر کیونکہ وہ تند تھا اور ان کے قہر پر کیونکہ وہ سخت تھا۔ میں یعقوب میں الگ الگ اور اسرائیل میں گندا کر دوں گا۔[36]

(3) لاوی بن اسرائیل

یہ یعقوب کی بیوی لیاہ کے پیٹ سے تھے۔ یہ 1566 قبل مسیح کو فدان آرام میں پیدا ہوئے اور وہاں ہی پلے بڑھے اور اپنے والد کے ساتھ اپنی نندیال کی بکریاں چرایا کرتے تھے۔ ان کی اولاد میں جیرسون بن لاوی، قہات، مراری، یوکابہ وغیرہ شامل ہیں۔

لاوی یا لیوی اور طبری کے مطابق اس کو Lewi پڑھا جاتا ہے اور یہ یعقوب کے تیسرے بیٹے تھے۔[37]

لاوی قبیلے کے یہ بانی تھے، جس میں آگے جا کر حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام بھی پیدا ہوئے۔ اس وجہ سے اس کو خاص عزت ملی۔ بائبل کے مطابق خود لاوی پسر ان کے باپ کی طرف سے لعنت تھی، جس کی وجہ سے یہ

قبیلہ لعنتی کہلایا، مگر پھر کوہ سیناہ پر لاویوں کو جب خدا کے انتظام میں اہم ذمہ داریاں تفویض ہوئیں تو اس وقت یہ مان لیا گیا کہ خدا کی لعنت، خدا کی رحمت سے بدل گئی ہے۔

لاوی قبیلے کے تین درجات تھے:

1) ہارون اور ان کے بیٹوں کا پہلا درجہ تھا، یہی کاہن قہات کے خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔
2) درمیانے درجے میں وہ شامل تھے جو ہارون کے خاندان سے نہیں تھے۔
3) تیسرے درجے میں جیر سونیوں اور مراریوں پر مشتمل قبائل تھے۔[38]

لاوی کی وفات 1429 قبل مسیح کو ہوئی۔ حضرت یعقوب کی وفات کے وقت لاوی کو اور شمعون کو بھائی بھائی کہا تھا۔

(4) یہودہ بن اسرائیل

یہ بھی یعقوب کی بیوی لیاہ کے پیٹ سے تھے۔ 1566 قبل مسیح کو فدان آرام میں پیدا ہوئے۔ ان کی شادی کے بعد ان کی درج ذیل اولاد ہوئی۔ پیریز، یہودہ کا بیٹا زیرہ، یہودہ کا بیٹا ابیر، اونان، شیلہ، یہ ان کی اولاد تھی اور اسی طرح مملکت یہود بھی انھی کے نام سے موسوم ہے[39]۔

یہودہ انگریزی میں (Judah)، اور معبادی طور پر Yeduha ہے طبری کے مطابق

ان کی وفات کے حوالے سے کوئی مضبوط اور ٹھوس حوالہ موجود نہیں ہے۔

یہودہ کے حوالے سے ان کے باپ نے وفات کے وقت کہا تھا کہ اے یہودہ! تیے بھائی تیری مدح کریں گے۔ تیرا ہاتھ تیرے دشمنوں کی گردن پر ہو گا۔ تیرے باپ کی اولاد تیرے آگے سنگوں ہو گی۔ یہودہ شیر ببر کا بچہ ہے۔ اے میرے بیٹے! تو شکار مار کر چل دیا ہے۔ وہ شیر ببر بلکہ شیرنی کی طرح دبک کر بیٹھ گیا۔ کون اسے چھیڑے؟ یہودہ سے سلطنت نہیں چھوٹے گی اور ان کی نسل سے حکومت کا عصا موقوف ہو گا۔ جب تک شیلوہ نہ آئے اور قومیں اس کی مطیع نہ ہو جائیں۔ وہ اپنا جوان گدھا انگور کے درخت سے اپنی گدھی کا بچہ اعلیٰ درجے کے انگور کے درخت سے باندھا کرے گا۔ وہ اپنا لباس میں اور اپنی پوشاک آب انگور میں دھویا کرے گا۔ اس کی آنکھوں کے سبب سے لال اور اس کے دانت دودھ کی وجہ سے سفید رہا کریں گے۔[40]

(5) زبولون بن اسرائیل

یہ یعقوب کی بیوی لیاہ کے پیٹ سے تھے۔ ان کی تاریخ پیدائش اور تاریخ وفات کے حوالے سے بائبل خاموش ہے۔ ان کی جائے پیدائش فدان آرام ہی بتائی گئی ہے۔ جہاں پر یعقوب جا کر تمسکن پذیر ہوئے۔

زبولون Zebulun یا Zebulon یا Zabulon یا Zaboules پڑھا جا سکتا ہے۔ یہ یعقوب کے دسویں اور لیاہ کے چھٹے بیٹے تھے اور یہ قبیلہ زبولون کے بانی تھے۔

یعقوب نے آخری وقت میں اس حوالے سے یہ کہا تھا کہ زبولون سمندر کے کنارے بسے گا اور جہازوں کے لیے بندگاہ کا کام دے گا اور اس کی حد میلا تک پھیلی ہو گی۔[41]

(6) اشکار بن اسرائیل

یہ یعقوب کی بیوی لیاہ کے پیٹ سے تھے اور یعقوب کے نویں اور لیاہ کے پانچویں بیٹے تھے۔ ایک اندازے کے مطابق کہا جا سکتا ہے کہ یہ بھی فدان آرام میں ہی پیدا ہوئے تھے کیونکہ لیاہ کی ساری اولاد فدان آرام میں ہی پیدا ہوئی۔ اور یہ لیاہ کا آخری سے پہلا بیٹا تھا۔

یعقوب نے آخری وقت اس کے حوالے سے کہا تھا کہ اشکار مضبوط گدھا ہے۔ جو دو بھیڑ سالوں کے درمیان بیٹھا ہے۔ اس کی ایک اچھی آرام گاہ ہوگی اور خوش نما زمین کو دیکھ کر اپنا کندھا بوجھ اٹھانے کو جھکایا اور بیگا میں غلام کی طرح کام کرنے لگا۔

یہ وہ باتیں ہیں جو کہ آشکار کا تعارف ان کے احوال و معاملات کی عکاس کر رہی ہے۔[42]

(7) بنیامین بن اسرائیل

یہ یعقوب کی بیوی راخل کے پیٹ سے تھے، جس بیوی سے آپ بہت زیادہ محبت کرتے تھے۔ یہ یعقوب کا بارہواں بیٹا تھا۔ انھی کی ہی والدہ نے حضرت یوسف کو جنم دیا۔ آگے جا کے یوسف کے تعارف کے حوالے سے ہم نے الگ سے باقاعدہ فصلیں باندھی ہیں۔ اس اعتبار سے بنیامین یوسف کا اکلوتا بھائی کہلایا۔

کنعان میں 1653ق م کو پیدا ہوئے۔ 2 ہزار قبل مسیح کو بیت اللحم میں فوت ہوئے اور وہیں ان کو دفن کیا گیا۔

بنیامین کے لیے باقاعدہ مزار تشکیل دیا گیا۔

مجیب بستی میں جنوبی لبنان میں ایک مقبرہ ہے۔ یہ درگاہ متعدد بار چوری کی گئی اور چوروں کو ہر بار بے نقاب کیا گیا۔ 25 مئی 2000ء کو جنوبی لبنان کی آزادی کے بعد ایرانی جمہوریہ نے اس مزار کی بحالی میں اہم کردار ادا کیا۔[43]

حضرت یعقوب علیہ السلام نے آخری وقت ان کے حوالے سے یہ کہا تھا کہ بنیامین پچھاڑنے والا بھیڑیا ہے۔ وہ صبح کو شکار کھائے گا اور شام کو لوٹ کا مال بانٹے گا۔[44]

(8) دان بن اسرائیل

یہ یعقوب کی بیوی اور راخل کی لونڈی بلیاہ کے بیٹے تھے۔ یہ یعقوب کے پانچویں اور بلیاہ کے پہلے بیٹے تھے اور قبیلہ دان کے بانی تھے۔ کتاب حزقی ایل کے مطابق ان کو زمین کا شمالی حصہ عطا کیا گیا تھا۔

دان کو انگلش میں Dan پڑھتے ہیں۔ حاران میں یہ پیدا ہوئے اور مصر میں ان کی وفات ہوئی۔

آخری باتیں جناب یعقوب نے یہ کہی تھیں۔ اس کے حوالے سے فرمایا کہ دان اسرائیل کے قبیلوں میں سے ایک کی مانند اپنے لوگوں کا انصاف کرے گا۔ دان راستے کا سانپ ہے۔ وہ راہ گزر کا افعی ہے۔ گھوڑے کے عقب کو ایسا ڈستا ہے کہ اس کا سوار پچھاڑ کھا کر گر پڑتا ہے۔ اے خداوند! میں تیری نجام کی راہ دیکھتا آیا ہوں۔[45]

(9) نفتالی بن اسرائیل

یہ یعقوب کی بیوی بلہاہ لونڈی کے پیٹ سے تھے۔ ان کا بھائی دان تھا۔ یہ یعقوب کے چھٹے بیٹے اور بلہاہ کے دوسرے بیٹے تھے۔ اور یہ قبیلہ نفتالی کے بانی تھے۔

نفتالی کو انگلش میں Naphtali جدید کے مطابق Naftali بھی لکھا جاتا ہے۔

یعقوب نے آخری باتیں یہ کہیں تھیں کہ نفتالی ایسا ہے جیسے چھوٹی ہوئی ہرنی وہ میٹھی میٹھی باتیں کرتا ہے۔ یوسف ایک پھل دار پودا ہے۔ ایسا پھل دار پودا ہے جو پانی کے چشمہ کے پاس لگا ہوا اور اس کی شاخیں دیوار پر پھیل گئی ہوں۔[46]

(10) جد بن اسرائیل

یہ یعقوب کی بیوی لیاہ کی لونڈی زلفہ کے بیٹے تھے۔ ان کا ایک بھائی جو زلفہ کے پیٹ سے تھا۔ اس کا نام آشر تھا۔ جد کو جادیا کاد (Gad) کہا جاتا ہے۔ یعقوب کے ساتویں اور زلفہ کے پہلے بیٹے تھے اور قبیلہ جاد کے بانی تھے۔ جو کہ ملک سامریہ کے مشرقی حصہ میں آباد تھا۔ اس قبیلے کے بانی جاد تھے۔ Jewish Encyclopedia

آخری باتیں یہ کہیں تھیں۔ یعقوب نے کہ جد پر ایک فوج حملہ کرے گی۔ پر وہ اس کو دنبالہ پر چھاپہ مارے گا۔ [47]

(11) آشر بن اسرائیل

یہ یعقوب کی بیوی لیاہ کی لونڈی زلفہ کے پیٹ سے تھے۔ یہ یعقوب کے آٹھویں اور زلفہ کے دوسرے بیٹے تھے اور وہ قبیلہ آشر کے بانی تھے۔ یہ فدان آرام میں پیدا ہوئے تھے۔ آخری باتیں یہ کی گئی کہ آشر نفیس اناج پیدا کرے گا اور بادشاہوں کے لائق لذیذ اشیا مہیا کرے گا۔ [48]

(12) دینہ بنت اسرائیل

اور لیاہ کی بیٹی دینہ جو یعقوب سے اس کے پیدا ہوئی تھی اس ملک کی لڑکیوں کے دیکھنے کو باہر گئی۔ تب اس ملک کے امیر حوی حمور کے بیٹے سکم نے اسے دیکھا اور اسے لے جا کر اس کے ساتھ مباشرت کی اور اسے ذلیل کیا۔ اور اس کا دل یعقوب کی بیٹی دینہ سے لگ گیا اور اس نے اس لڑکی سے عشق میں میٹھی میٹھی باتیں کیں۔ اور سکم نے اپنے باپ حمور سے کہا کہ اس لڑکی کو میرے لئے بیاہ لا دے۔

اور یعقوب کو معلوم ہوا کہ اس نے اس کی بیٹی دینہ کو بے حرمت کیا ہے پر اس کے بیٹے چوپایوں کے ساتھ جنگل میں تھے سو یعقوب ان کے آنے تک چپکا رہا۔ تب سکم کا باپ حمور نکل کر یعقوب سے بات چیت کرنے کو اس کے پاس گیا۔ اور یعقوب کے بیٹے یہ بات سنتے ہی جنگل سے آئے۔ یہ مرد بڑے رنجیدہ اور غضب ناک تھے کیونکہ اس نے جو یعقوب کی بیٹی سے مباشرت کی تو بنی اسرائیل میں ایسا مکروہ فعل کیا جو ہرگز مناسب نہ تھا۔ تب حمور ان سے کہنے لگا کہ میرا بیٹا سکم تمہاری بیٹی کو دل سے چاہتا ہے۔ اسے اس کے ساتھ بیاہ دو۔ ہم سے سمدھیانہ کر لو۔ اپنی بیٹیاں ہم کو دو اور ہماری بیٹیاں آپ لو۔ تو تم ہمارے ساتھ بسے رہو گے اور یہ ملک تمہارے سامنے ہے۔ اس میں بود و باش اور تجارت کرنا اور اپنی اپنی جائیدادیں کھڑی کر لینا۔

اور سکم نے اس لڑکی کے باپ اور بھائیوں سے کہا کہ مجھ پر بس تمہارے کرم کی نظر ہو جائے پھر جو کچھ تم مجھ سے کہو گے میں دوں گا۔ میں تمہارے کہنے کے مطابق جتنا مہر اور جہیز تم مجھ سے طلب کرو دوں گا لیکن لڑکی کو مجھ سے بیاہ دو۔

تب یعقوب کے بیٹوں نے اس سبب سے کہ اس نے ان کی بہن دینہ کو بے حرمت کیا تھا ریا سے سکم اور اس کے باپ حمور کو جواب دیا۔ اور کہنے لگے کہ ہم یہ نہیں کر سکتے کہ نامختون مرد کو اپنی بہن دیں کیونکہ اس میں ہماری بڑی رسوائی ہے۔ لیکن جیسے ہم ہیں اگر تم ویسے ہی ہو جاؤ کہ تمہارے ہر مرد کا ختنہ کر دیا جائے تو ہم راضی ہو جائیں گے۔ اور ہم اپنی بیٹیاں تمہیں دیں گے اور تمہاری بیٹیاں لیں گے اور تمہارے ساتھ رہیں گے اور ہم سب ایک قوم ہو جائیں گے۔ اور اگر تم ختنہ کرانے کے لئے ہماری بات نہ مانو تو ہم اپنی لڑکی لے کر چلے جائیں گے۔

ان کی باتیں حمور اور اس کے بیٹے سکم کو پسند آئیں۔ اور اس جوان نے اس کام میں تاخیر نہ کی کیونکہ اسے یعقوب کی بیٹی کا اشتیاق تھا اور وہ اپنے باپ کے سارے گھرانے میں سب سے معزّز تھا۔

پھر حمور اور اس کا بیٹا سکم اپنے شہر کے پھاٹک پر گئے اور اپنے شہر کے لوگوں سے یوں گفتگو کرنے لگے کہ یہ لوگ ہم سے میل جول رکھتے ہیں۔ پس وہ اس ملک میں رہ کر سوداگری کریں کیونکہ اس ملک میں ان کے لئے بہت گنجایش ہے اور ہم ان کی بیٹیاں بیاہ لیں اور اپنی بیٹیاں ان کو دیں۔ اور وہ بھی ہمارے ساتھ رہنے اور ایک قوم بن جانے کو راضی ہیں مگر فقط اس شرط پر کہ ہم میں سے ہر مرد کا ختنہ کیا جائے جیسے ان کا ہوا ہے۔ کیا ان کے چوپائے اور مال اور سب جانور ہمارے نہ ہو جائیں گے؟ ہم فقط ان کی مان لیں اور وہ ہمارے ساتھ رہنے لگیں گے۔ تب ان سبھوں نے جو اس کے شہر کے پھاٹک سے آیا جایا کرتے تھے حمور اور اس کے بیٹے سکم کی بات مانی اور جتنے اس کے شہر کے پھاٹک سے آمد و رفت کرتے تھے ان میں سے ہر مرد نے ختنہ کرایا۔

اور تیسرے دن جب وہ درد میں مبتلا تھے تو یوں ہوا کہ یعقوب کے بیٹوں میں سے دینہ کے دو بھائی شمعون اور لاوی اپنی اپنی تلوار لے کر ناگہان شہر پر آ پڑے اور سب مردوں کو قتل کیا۔ اور حمور اور اس کے بیٹے سکم کو بھی تلوار سے قتل کر ڈالا اور سکم کے گھر سے دینہ کو نکال لے گئے۔ اور یعقوب کے بیٹے مقتولوں پر آئے اور شہر کو لوٹا اس لئے کہ انہوں نے ان کی بہن کو بے حرمت کیا تھا۔ انہوں نے ان کی بھیڑ بکریاں اور گائے بیل اور گدھے اور جو کچھ شہر اور کھیت میں تھا لے لیا۔ اور ان کی سب دولت لوٹی اور ان کے بچّوں اور بیویوں کو اسیر کر لیا اور جو کچھ گھر میں تھا سب لوٹ گھسوٹ کر لے گئے۔

تب یعقوب نے شمعون اور لاوی سے کہا کہ تم نے مجھے کڑھایا کیونکہ تم نے مجھے اس ملک کے باشندوں یعنی کنعانیوں اور فرزّیوں میں نفرت انگیز بنا دیا کیونکہ میرے ساتھ تو تھوڑے ہی آدمی ہیں۔ سو وہ مل کر میرے مقابلہ کو آئیں گے اور مجھے قتل کر دیں گے اور میں اپنے گھرانے سمیت برباد ہو جاؤں گا۔ انہوں نے کہا تو کیا اسے مناسب تھا کہ وہ ہماری بہن کے ساتھ کسبی کی طرح برتاؤ کرتا؟[49]

مبحث سوم: اولادِ یعقوب کا ذکر تالمود میں

تالمود سے لیے جانے والے اقتباسات

تالمود کا مسیحیت کے ہاں وہ مقام و مرتبہ ہے جیسے اسلام میں قرآن مجید کے بعد حدیث کا درجہ ہے۔ تالمود اس کو بعد میں یروشلم کی دوبارہ تعمیر کے وقت، اس وقت کے ربیوں نے اپنے فہم اور شعور کے مطابق تحریر کیا۔ اس میں بھی کتاب مقدس کی طرح احکام بیان ہونے کے ساتھ اخلاقیات و کردار، حسن معاشرت وغیرہ کے بیان ہونے کے ساتھ ساتھ بعض شخصیات کے حالات کو بہت تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔ اسی میں سے تالمود میں پڑھا جائے تو یوسف کا واقعہ یعنی ان کا مصر میں آنا اور مصر میں حکومت کے عہدے کا ملنا، ان کے آنے کی تفصیل وغیرہ اور ان کے بھائیوں کا قحط کے دوران مصر میں آنا، اپنے بھائی یوسف سے ملاقات اور آخری تعظیمی سجدہ وغیرہ کی باتیں تفصیل سے ملتی ہیں۔

یاد رہے اس میں جتنی باتیں کی گئی ہیں۔ یوسف کے احوال کو لے کر ان کا اگر ہم قرآن مجید کے ذکر اور تذکرے سے موازنہ کریں تو اس میں کافی اختلاف پایا جاتا ہے، لیکن ہم بالترتیب تمام باتوں کو اپنا موضوع بحث بنائیں گے اور بطور علم کے حصول کی چیزوں کو۔ اپنے مقالے کا حصہ بنائیں گے۔

(1) پہلا اقتباس

یوسف کی جوانی اور مصر میں سر فرازی:

جب یوسف سترہ سال کی عمر کا تھا تو اس نے ایک خواب دیکھا۔ جو اس کے بھائیوں کے متعلق تھا تو اس کے بھائیوں نے پکار کر کہا کہ کیا تم ہم کو بتانا چاہتے ہو کہ تم ہم پر حکوت کرو گے۔

تب یوسف نے وہ خواب اپنے والد کو سنایا جس نے اسے غور سے سنا اور اپنی بڑی محبت سے اسے چوما اور اسے برکت دی۔ جب اس کے باقی بیٹوں نے اپنے کے متعلق سنا تو انہوں نے یوسف کے متعلق اپنے دل میں بغض رکھ لیا۔ وقت گزرتا گیا ایک دن یعقوب کے بیٹے اپنے باپ کی بھیڑ بکریاں باہر لے گئے، چرانے کے لیے اور کافی دور چلے گئے۔ بہت وقت گزرنے کے بعد یعقوب نے سوچا شاید شکم کے آدمیوں کو جنگ کے لیے مدد مل گئی ہو اور اس کے بیٹوں سے بدلہ لینے کے لیے انہیں مارا ہو، اس لیے یعقوب نے یوسف کو بلایا اور اسے کہا کہ تیرے بھائی شکم میں بھیڑ بکریاں چرا رہے ہوں گے۔ وہ ابھی تک واپس نہیں آئے۔ اجوٗان کو تلاش کرو اور ان کی خبر لا کر مجھے دو۔

یوسف کچھ وقت شکم کے آس پاس اپنے بھائیوں کو تلاش کرتا رہا۔ اس کے بعد یوسف اپنے بھائیوں کو تلاش کرتے کرتے شکم کی ایک وادی میں پہنچتا ہے جہاں اس کے بھائی اس کا انتظار کر رہے ہوتے ہیں اور اپنے منصوبے کو عملی طور پر پورا کرنے کے لیے تیار بیٹھے تھے۔ یوسف جیسے ہی پہنچتا ہے تو اپنے بغض کے مطابق اس کے قتل کا ارادہ کرتے ہیں جبکہ ان بھائیوں کے درمیان یہ تہہ پایا کہ اس کو کسی گڑھے میں پھینکا جائے۔ اس کو وہ گھڑے میں پھینکتے ہیں۔

تو تالمود کے مطابق مدیان کا قافلہ آتا ہے اور مصر میں جانے کے لیے گزرتا ہے وہاں وہ پانی کی تلاش کرتے کرتے ایک کنویں تک پہنچتے ہیں تو ان کو ایک کنویں سے یوسف ملتا ہے۔ تو وہ اس کی خوبصورتی اور باقی علامات کو دیکھ کر حیران ہوتے ہیں۔ ادھر سے یوسف کے بھائی پھر آتے ہیں اور اپنا غلام کہہ کر دوبارہ بیچ دیتے ہیں۔ اسی طرح یوسف دوبارہ اسماعیلیوں کے پاس فروخت ہو کر آتے ہیں تو اس کے بعد مصر میں پہنچ کر مصری حکومت کا ایک کمانڈر جس کو فوطیمار کہا جاتا ہے۔ اس نے اس کو خریدا اور مصر کے شاہی محل کی خدمت کے لیے اس مختص کیا۔ اس کے لانے کے بعد اس کماندار کی بیوی زلیخا اس کو بھی یوسف کو اپنے جال میں پھانستی ہے کیونکہ یوسف کی جوانی اور حسن اس کو بہت اچھا لگتا ہے۔ اس کو کئی دفعہ ورغلانے زلیخا نے کوشش کی۔

حتی کہ ایک دن محل میں کوئی نہیں تھا۔ سوائے زلیخا اور یوسف کے تو اس نے یہ موقع دیکھتے ہوئے یوسف پر بہت سخت وار کیا کہ یوسف نے اللہ سے مدد مانگی اور بھاگ نکلا اسی طرح وہ پھر شہر کی خواتین کا خوبصورتی کو دیکھ کر ہاتھ کاٹنا اور زلیخا کی تائید کرنا اور اس طرح یوسف کی گرفتاری اور بعد میں عزیزِ مصر کو خواب آنا اور اس کی تعبیر کرنا، اس کی ساری وضاحت تالمود میں بہت تفصیل سے موجود ہے[50]۔

(2) دوسرا اقتباس

یوسف کی عظمت، شادی، قحط اور بھائیوں کا مصر میں آنا اس کا ذکر:

یوسف نے قتیفرع کی بیٹی اَسنت کو دکھا، جو اس زمین کی خوبصورتی میں سے ایک موتی تھی۔ یوسف نے اس سے محبت کی وہ اس کی بیوی ہوئی۔ اس وقت یوسف کی عمر تیس سال تھی۔ جب وہ اپنے اس قابل احترام مقام پر سرفراز ہوا۔ اس نے اپنے لیے ایک خوبصورت محل تعمیر کیا، جس کو بنانے میں تین سال کا عرصہ لگا اور خداوند یوسف کے ساتھ تھا اور اس نے اسے حکمت و معرفت میں بڑھایا اور اسے خوش اخلاقی کے ساتھ پیش آنے کی بھی برکت دی کہ اس نے جلد ہی ملک کے سب باشندوں کی محبت اور ہمدردی کو جیت لیا۔

یوسف کی بیوی سے اس کے دو بیٹے ہوئے۔ جنکا نام منسی اور افرایم تھا۔ ان کا باپ ان کو احتیاط سے سچائی کی راہ کی تعلیم دی۔ انہوں نے اپنے باپ کی باتوں کو سنا اور سچائی کی راہ سے دائیں یا بائیں نہ مڑے۔ وہ ہوشیار اور ذہین بچے جوان ہوئے اور لوگوں کے درمیان قابل احترام تھے۔ کیونکہ وہ بادشاہ کے بچے تھے۔

اس کے بعد یوسف کی پیش گوئی کے مطابق مصر میں قحط پڑھتا ہے تو یوسف نے چونکہ اپنی پیداوار کو جمع کرنے اور حفاظت کرنے کے لیے قابل، ذہین سرداروں کو متعین کیا تھا تو انہوں نے صحیح طرح محنت کر کے غلہ جمع کیا اور اس غلے کو کیڑوں اور پھپھوندیوں سے بچانے کے لیے حفاظتی اقدام کیے۔ جبکہ اس ملک کے رہنے والے باقی لوگوں نے غلہ تو جمع کیا، لیکن حفاظتی اقدام نہیں کیے، جس کی وجہ سے ملک کے باقی باشندوں کا غلہ خراب ہو گیا اور وہ بھی یوسف کے پاس غلہ لینے کے لیے آئے۔

قحط مصر کی زمین میں بہت سخت پھیل گیا اور کنعان اور فلسطین کی زمین پر بھی پھیل گیا اور جب ان ممالک کے باشندوں نے سنا کہ مصر سے غلہ حاصل کر سکتے ہیں تو وہ سب اس ملک میں غلہ خریدنے کے لیے آئے۔ یوسف کا دھیان اپنے باپ کے گھرانے کی طرف تھا۔ اس دوران یوسف نے حکم دیا کہ کوئی بھی آدمی اپنا غلہ خریدنے کے لیے اپنے نوکر کو نہ بھیجے بلکہ خود آئے۔ جب یعقوب نے سنا کہ مصر میں غلہ بیچا جاتا ہے تو اس نے اپنے بیٹوں کو حکم دیا کہ وہ ادھر جائیں اور اناج لے کر آئیں کیونکہ دن بدن قحط بہت سخت ہو رہا تھا اور وہاں کے لوگ بھوک کی وجہ سے مر رہے تھے۔ یعقوب نے اپنے بیٹوں کو ہدایت کی کہ وہ شہر کے مختلف دروازوں سے داخل ہوں تاکہ اناج کی خریداری پر کوئی اعتراض نہ کرے اور جیسا انہوں نے حکم دیا ویسا ہی انہوں نے کیا۔ اس کے بعد یعقوب کے بیٹے مصر گئے۔ اس کے بعد وہاں پر مصر میں دس مختلف دروازوں سے داخلے کے بعد یوسف تک خبر پہنچتی ہے کہ کنعان سے ان ناموں کے لوگ آئے ہیں تو اس کے بعد یوسف نے اعلان کیا کہ ہر کوئی اناج لیتے وقت اپنا اپنا نام بتائے۔ اس کے بعد ان کی ملاقات ہوتی ہے یوسف سے جس میں یوسف اپنے بھائیوں سے تمام ماضی کے احوال پر سوال جواب کرتے ہیں جس پر ان کے بھائی شرمندہ بھی ہوتے ہیں۔ اس دوران کچھ ماضی میں جو جنگیں ہوئی، شکم کی جنگیں، ان کا بھی ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہو سکتا ہے کہ تم ان کی طرف سے کوئی جاسوس ہو تو اس طرح کا مکالمہ تالمود میں تفصیل سے موجود ہے[51]۔

(3) تیسرا اقتباس

یعقوب کا اپنے بیٹوں کو ملنے کا سفر، یوسف کا سامنے آنا، بنیامین مصر میں، کا ذکر:

یوسف نے اپنے بھائیوں کو خوب صورت اور نئے جوڑے دیے اور بہت سے تحائف دیے اور ہر ایک کو چاندی کے تین سو سکے دیے اور پھر انھیں فرعون کے سامنے لے گیا تو فرعون نے بھی یوسف کے بھائیوں کو بڑی عزت دی تو جب وہ واپس ارض کنعان کی طرف لوٹنے لگے تو یوسف نے فرعون کے گیارہ رتھ لیے اور ان میں سے ہر ایک کو دیے اور اپنے باپ یعقوب کے لیے بہت سے قیمتی تحائف بھی بھیجے اور وہ اپنے بھائیوں کے ساتھ مصر کی سرحدوں تک گیا۔ اور ان کو الگ ہوتے ہوئے دعائیں اور نصیحتیں کی کہ تم راستے میں جھگڑنا نہ اور اتفاق سے سارے کام کرنا۔

وہ واپس جا ہی رہے ہوتے ہیں کہ راستے میں آشر کی بیٹی سیرہ اپنے باپ اور رشتے داروں کو ملنے آئی۔ سیرہ ایک اچھی گانے والی تھی۔ اس نے پربت پر گیت گائے تو یعقوب کے بیٹوں نے اس سے جا کر التماس کی کہ تم جا کر یعقوب کے سامنے یہ پربت کے گیت اس انداز سے پڑھنا کہ اس سے ہمارے باپ کو اندازہ ہو جائے کہ یوسف زندہ ہے اور اس لڑکی نے ایسا ہی کیا کہ اس نے اپنے دادا کے سامنے سات دفعہ اس گیت کو دھرایا۔

”دیکھ یوسف مرا نہیں ہے بلکہ جیتا ہے۔ میرا چچا مصر کی زمین پر حکومت کرتا ہے۔“

یعقوب وہ گیت سن کر بہت خوش ہوا تو اس نے اس کنواری لڑکی کو برکت دی۔ اتنے میں اس کے بیٹے باہر اناج کے ساتھ اور ڈھیروں تحائف کے ساتھ پہنچ گئے جن کو دیکھ کر یعقوب بہت خوش ہوئے اور کہا کہ اتنا سارا اناج؟ تو بیٹوں نے کہا ہم آپ کے لیے ایک خوشی کی خبر لائے ہیں اور وہ خبر یہ ہے کہ یوسف ابھی زندہ ہے اور وہ پورے مصر پر حکومت کر رہا ہے۔

اس کے بعد یعقوب نے اپنے بیٹوں اور ان کے گھرانوں کو مصر کی طرف روانہ کیا۔ خداوند کے حکم سے اور یعقوب نے یہودہ کو اپنے آگے آگے بھیجا تا کہ وہ ان کی آمد کی اطلاع دے اور ان کی رہائش کے لیے جگہ کا انتخاب کرے۔

جب یوسف نے سنا کہ اس کا باپ راستے میں ہے تو اس نے سب عہدے داروں کو جمع کیا اور فوج کو اور تمام استقبالیوں کو سونے اور چاندی کے زیورات پہنا کر استقبال کے لیے آگے لے جایا گیا اور اس کے بعد مصر میں بحفاظ لایا گیا، باپ کو بھی اور بیٹوں کو بھی اور پچاس قدم دور سے استقبال کے لیے یوسف احترام کے طور پر پیدل چلے۔

یعقوب نے یوسف سے کہا کہ اب چاہے میں مر جاؤں کیونکہ میری آنکھوں نے تجھے بڑی عظمت سے جیتا دیکھ لیا ہے۔

یعقوب اور اس کا گھرانا جوشن کے علاقے میں رہا اور وہ زمین ان کی ملکیت تھی اور وہ بڑھے اور بہت زیادہ ہو گئے[52]۔

(4) چوتھا اقتباس

یعقوب کی وفات اور آخری نصیحتیں:

یعقوب ملک مصر میں سترہ برس اور زندہ رہا۔ سو یعقوب کی کل عمر ایک سو سنتالیس برس ہوئی۔ یعقوب بڑھاپے میں بہت بیمار اور کمزور ہو گیا۔ اس نے اپنے بیٹے یوسف کو پیغام بھیجا۔ دیکھ میرے بیٹے! سن میرے مرنے کا وقت نزدیک ہے۔ تمہارے باپ دادا کا خدا آنے والے دنوں میں تم سے ضرور ملے گا اور اپنی قسم کے مطابق اپنے لوگوں کو اس زمین سے دور لے کر جائے گا جو اس نے تجھے اور تیری نسل کو دی ہے۔ یعقوب نے تدفین کے لیے اپنے بیٹوں سے قسم لی کہ خداوند اپنے خدا کی خدمت کرنا اور وہ تمہاری ساری مصیبت سے رہائی دے گا۔ جیسے اس نے تمہارے باپ دادا کو رہائی دی۔ اس نے انہیں حکم

دیا کہ اپنے سب بچوں کو اس کے سامنے لائے اور اس نے ان کو اور اس کے باپ کو بھی برکت دی۔ ان کی برکات پاک صحیفوں میں درج ہیں۔

اسی طرح اس کے بعد یعقوب نے اپنے تمام بیٹوں کو الگ الگ نصیحتیں کی۔ یہوداہ کو کہا کہ تیری نسل سے بادشاہ پیدا ہوں گے تو اپنے بچوں کو تعلیم دینا کہ وہ کیسے اپنے آپ کو بدی سے وار دشنوں سے دور رکھیے۔

اور اپنے بچوں کی طرف مڑتے ہوئے کہا کہ تم میرے مرنے کے بعد میری لاش کو مکفیلہ کی غار میں دفنانے کے لیے لے جاؤ گے۔ تم مجھے اٹھا کر لے کے جاؤ گے نہ کہ تمہارے بچے تابوت کو میرے یہوداہ، یشاکر اور زبولون مشرق کی طرف سے، روابین، شمعون، جد جنوب کی طرف سے، افرایم اور بنیامین مغرب کی طرف سے اور دان، آشر اور نفتالی شمال کی طرف سے اٹھائیں گے۔

اسی طرح اور بہت سی نصیحتیں کیں اور وصیتیں بھی کی، جب یعقوب نے ان باتوں کو ختم کیا تو اس نے اپنے پاؤں بستر پر سمیٹ لیے اور اس کا دم نکل گیا۔ جب یوسف نے دیکھا کہ اس کا باپ مر گیا تو اس کے چہرے سے لپٹ کر بہت زیادہ رویا اور سخت ذہنی اذیت میں بلند آواز سے چلانے لگا کہ "میرے باپ"، "میرے باپ"۔

یعقوب کے گھرنے کے سب لوگوں نے اپنے کپڑے پھاڑ دیے اور ٹاٹ اوڑھ کر خاک میں بیٹھے اور اپنے قبیلے کے سردار کے لیے ماتم کیا اور مصری جو یعقوب کو جانتے تھے۔ انہوں نے بھی ماتم کیا۔ اس کے بعد یوسف نے فرعون سے التماس کی کہ آپ کی اجازت ہو تو میں اپنے باپ کو ارض کنعان میں دفنا کر واپس آجاؤں تو فرعون نے آرام سے اجازت دی اور یوسف اور باقی بائی اپنے باپ کی لاش کو ارض کنعان لائے بلکہ راستے میں ماتم کرتے آئے، اس کے بعد ان کو ارض کنعان میں مکفیلہ کی غار میں دفن کیا گیا[53]۔

اس اقتباس میں بہت ساری ایسی باتیں کہ جن کو عقل سلیم نہیں مانتی، خاص کر ایک نبی کے حوالے سے تو بالکل بھی نہیں، لیکن ہم نے بطور علم کے حصول کے اس کو اپنے مقالے کا حصہ بنایا ہے۔

(5) پانچواں اقتباس

یوسف اور یوسف کے باقی بھائیوں کی وفات:

یوسف ملک مصر میں ترانوے سال تک جیتا رہا اور اس نے اسّی سال تک ملک مصر میں حکومت کی۔ جب اس کو محسوس ہوا کہ اس کا آخری وقت قریب ہے تو اس نے اپنے تمام بھائیوں اور ان کے بچوں کو بلایا وہ اس کے گرد جمع ہوئے۔

تب اس نے کہا کہ دیکھو! میں مرنے لگا ہوں یا مرنے کے قریب ہوں، لیکن خدا یقیناً تم کو یاد کرے گا اور تم کو اس ملک سے نکال کر اس ملک میں پہنچائے گا کہ جس کے دینے کی قسم اس نے ابراہین، اسحاق اور یعقوب سے کھائی تھی اور جب خدا تم کو یاد کرے اور تم کو ملک مصر سے واپس لے جائے تو تم یہاں سے میری ہڈیوں کو بھی لے جانا۔ جب تم ملک مصر سے واپس جاؤ اور اسرائیل کے بچوں کو ملک مصر میں آنے کے بعد اکہتر ویں سال میں یوسف نے ایک سو دس برس کا ہو کر وفات پائے اور انہوں نے اس کی لاش میں خوشبو بھری اور اسے دریائے نیل کے کنارے دفن کیا اور اس کے بھائیوں نے سات دن تک اس کے لیے ماتم کیا جیسے انہوں نے اپنے باپ یعقوب کے لیے ماتم کیا۔ تب فرعون نے اپنے ہاتھوں میں حکومت سنبھالی اور عقل مندی اور ایمانداری سے لوگوں پر حکومت کی۔

1. اس سال یعقوب کے بیٹے زبولون نے ایک سو چودہ سال کی عمر میں وفات پائی۔
2. پانچ سال بعد شمعون نے ایک سو بیس سال کی عمر میں وفات پائی۔
3. چار سال بعد روابین نے ایک سو پچیس سال کی عمر میں وفات پائی۔
4. اگلے سال دان نے ایک سو چوبیس سال کی عمر میں وفات پائی۔
5. ایک سال بعد یشاکر نے ایک سو بائیس سال کی عمر میں وفات پائی۔
6. اس کے پیچھے آشر نے ایک سو تیس سال کی عمر میں وفات پائی۔
7. اگلے سال جاد نے ایک سو پچیس سال کی عمر میں وفات پائی۔
8. یہوداہ نے اس سے اگلے سال ایک سو انتیس سال کی عمر میں وفات پائی۔
9. نفتالی اس کے بعد ایک سال تک جیتا رہا اور ایک سو بیس سال کی عمر میں وفات پائی۔
10. اگلے سال لاوی نے ایک سو سینتیس سال کی عمر میں وفات پائی۔ اس نے اپنے سب بھائیوں سے زیادہ عمر پائی۔

یوسف کی وفات کے بعد مصری اسرائیلیوں کو دکھ دینے لگے۔ انہوں نے ان کی زندگی کو تلخ کر دیا۔ جب تک مصر سے واپس نہیں گئے۔ انہوں نے اس زرخیز زمین سے نکال دیا جو یوسف نے انہیں دی تھی[54]۔

خلاصہ بحث

حضرت یعقوب علیہ السلام کی زندگی اور ان کے اہل و عیال کا تذکرہ قرآن، بائبل، اور تالمود میں مختلف زاویوں سے پیش کیا گیا ہے۔ بائبل اور تالمود میں ان کے ازدواجی حالات اور ان کے بیٹوں کے واقعات کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے، جبکہ قرآن میں بنی اسرائیل کی ہدایت اور اللہ کے ساتھ کیے گئے عہد کی یاددہانی پر زور دیا گیا ہے۔ ان متون کے درمیان موجود فرق اور مماثلتوں کا مطالعہ ایک اہم علمی موضوع ہے، جو نہ صرف مذہبی بلکہ تاریخی اور ثقافتی فہم کے لیے بھی مددگار ثابت ہوتا ہے۔ ان کا موازنہ کر کے ہم حضرت یعقوب کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو سمجھ سکتے ہیں اور ان کی کہانی سے ملنے والے درس کو اپنی زندگی میں لاگو کر سکتے ہیں۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

حوالہ جات(References)

[1] **عہد نامہ قدیم وجدید** (لاہور: بائبل سوسائٹی، س۔ن) پیدائش، ص32۔

[2] کتاب مقدس، کتاب پیدائش، ص32۔

[3] کتاب مقدس، کتاب پیدائش، ص37۔

[4] کتاب مقدس، کتاب پیدائش، ص44۔

[5] حواشی ۱۴۶، ۱۶۲۔

[6] حواشی ۱۴۶ اور ۱۶۲۔

[7] جیوش انسائیکلوپیڈیا، ج6، ص: 5۔

[8] ایضاً، ج6، ص: 2۔

[9] ایضاً، ج6، ص: 11۔

[10] ایضاً، ج8، ص 659۔

[11] ایضاً، ج2، ص: 3۔

[12] ایضاً، ج2، ص: 3۔

[13] استثنا 7، ص: 6، 7۔

[14] استثنا 10، ص: 15۔

[15] یسعیاہ 42، ص: 1، 2۔

[16] جیوش انسائیکلوپیڈیا، ج7، ص: 24۔

[17] گنزبرگ کی قصص یہود، ج2، ص: 141۔

[18] سورۃ البقرہ: 83۔

[19] سورۃ الاسراء: 104۔

[20] ابن کثیر 51–80

[21] سورۃ المائدہ: 110۔

[22] ابن کثیر 5: 78–79۔

[23] احمد 1: 391، 2: 251۔

[24] سورۃ الاعراف: 105۔

[25] امین احسن اصلاحیؒ: تدبر قرآن، فاران فاؤنڈیشن، لاہور، پاکستان، جلد نمبر 2، ص 567۔

[26] سورۃ الاعراف: 138۔

[27] تفسیر ضیاء القرآن، پیر کرم شاہ صاحب، ضیاء القرآن پبلیکیشنز، گنج بخش روڈ لاہور، جلد 2، ص 78۔

[28] سورۃ الاسراء: 101۔

[29] تفسیر معارف القرآن، محمد ادریس کاندھلویؒ، مکتبہ دار العلوم الحسینیہ شہداد پور سندھ، جلد 4، ص 551۔

[30] سورۃ المائدہ: 82۔

[31] تدبر قرآن، امین احسن اصلاحیؒ، فاران فاؤنڈیشن، لاہور، پاکستان، ج2، ص: 567۔

[32] کتاب پیدائش 35: 22 تا 24۔

[33] باب: 9، فصل: 46، عنوان: Genesis۔

[34] کتاب پیدائش، باب: 49: 6، 5، 4، 3، 2۔

[35] کتاب مقدس، کتاب پیدائش، باب 36: 24، 24۔

[36] کتاب مقدس، کتاب پیدائش، باب 49: 6: 5، 6، 7، 8، 9۔

[37] ماٹس کنٹور، ص 18، SBN978۔

[38] کتاب گنتی 21:3 تا 26، 33 تا 36۔

[39] آرکائیوں کاپی، 2 جولائی 2016 میں اخذ شدہ اقتباس۔

[40] کتاب پیدائش، باب 49:27، 13، 12، 11، 10، 9، 8۔

[41] کتاب پیدائش، باب 49:27:13۔

[42] کتاب پیدائش، باب 49:27:15، 14۔

[43] ماٹس کنٹور، ص: 15BN978019۔

[44] کتاب پیدائش، باب 49:27:27۔

[45] کتاب پیدائش، باب 49:27–16، 17۔

[46] کتاب پیدائش، باب 49:27:21۔

[47] کتاب پیدائش، باب 49:27:19۔

[48] کتاب پیدائش، باب 49:27:20۔

[49] کتاب پیدائش، باب 34:26، 1 تا 31۔

[50] تالمود، ایچ پولانو، اردو ترجمہ، سٹیفن بشیر، مکتب عناویم پاکستان ضلع گوجرانوالہ، (باراوّل: مئی 2003ء، بار دوم: مئی 2006ء، بار سوم: جون 2010ء)، ص: 57 تا 67۔

[51] ایضاً، ص: 69 تا 78۔

[52] ایضاً، ص: 78 تا 85۔

[53] ایضاً، ص: 85 تا 91۔

[54] ایضاً، ص: 93 تا 95۔